تحفظ ختمِ نبوّت ﷺ
اور
ہماری ذمّہ داریاں

اِن اہم اور سُلگتے سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات جن کا مُطالعہ
تحفظِ ختمِ نبوت کا کام کرنے والے ہر کارکن کے لیے ناگزیر ہے

مولانا سعد کامران

المنہل پبلشرز

بسم الله الرحمن الرحيم

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

تحفظ ختمِ نبوّت ﷺ

اور

ہماری ذمّہ داریاں

اِن اہم اور سُلگتے سوالات کے علمی اور تحقیقی جوابات جن کا مُطالعہ تحفظِ ختمِ نبوت کا کام کرنے والے ہر کارکن کے لیے ناگزیر ہے

مولانا سعد کامران

ناشِر

المنہل پبلشرز

بلاک A-1، گلستانِ جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی

0321-3135009|0321-2000870
www.almanhalpublisher.com
almanhalpublisher@gmail.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تحفظ ختمِ نبوت ﷺ
اور
ہماری ذمہ داریاں

مولانا سعد کامران

اسٹاکسٹ
ادارۃ النور
دوکان نمبر 3-2، انور مینشن، بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی
021-34914596, 0324-2855000
idaratunnoor@gmail.com

المنھل پبلشرز
بلاک A-1، گلستانِ جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
0321-3135009 | 0321-2000870
www.almanhalpublisher.com
almanhalpublisher@gmail.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	چند باتیں	8
2	قادیانیوں سے ہمارے بنیادی اختلافات	10
3	عقیدہ ختم نبوت ﷺ	10
4	عقیدہ ختم نبوت ﷺ ازروئے قرآن	11
5	عقیدہ ختم نبوت ﷺ ازروئے احادیث مبارکہ	14
6	قادیانیوں کا عقیدہ	18
7	قادیانیوں کے نزدیک نبیوں کی اقسام	18
8	قادیانیوں کے نزدیک آخری نبی کون؟	20
9	رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ	26
10	سیدنا عیسیٰؑ کا رفع ازروئے قرآن	26
11	ضروری نوٹ	28
12	سیدنا عیسیٰؑ کے نزول پر قرآنی دلائل	29
13	سیدنا عیسیٰؑ کا نزول ازروئے احادیث	31
14	سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ	37
15	قادیانیوں کا مسیح یا مثیل مسیح کے آنے کا عقیدہ	39
16	ظہور مہدی	41
17	عقیدہ ظہور مہدی ازروئے احادیث	43
18	امام مہدی اور مرزا غلام احمد قادیانی کا تقابلی جائزہ	49
19	قادیانی کافر کیوں؟	58

20	مرزاغلام احمد قادیانی کے کفر کی پہلی وجہ (دعوۂ نبوت)	58
21	مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی دوسری وجہ (آپ ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کی اہانت)	63
22	رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں	65
23	انبیائے کرامؑ کی شان میں گستاخیاں	66
24	مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی تیسری وجہ (حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار)	68
25	مرزاغلام احمد قادیانی کے کفر کی چوتھی وجہ (حضرت عیسیٰؑ کے رفع و نزول کا انکار)	71
26	مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی پانچویں وجہ (حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخیاں)	72
27	سیدنا عیسیٰؑ کی شان مبارکہ قرآن میں	74
28	حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ قرآن میں	74
29	قادیانیوں کی سیدنا عیسیٰؑ کی شان میں کی گئی گستاخیاں	75
30	حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ میں کی گئی گستاخیاں	76
31	مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی چھٹی وجہ (حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش کا انکار)	78
32	مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی ساتویں وجہ (اسلامی فریضہ جہاد کا انکار)	80
33	مرزاغلام احمد قادیانی کے کفر کی آٹھویں وجہ (تمام مسلمانوں کی تکفیر)	83
34	ہم قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں کرتے ہیں؟	86
35	عام کافر	86

36	عام کافر سے تعلقات کا حکم	88
37	مرتد	88
38	مرتد کی سزا ازروئے قرآن	89
39	مرتد کی سزا ازروئے احادیث مبارکہ	92
40	مرتد کی سزا ازروئے فقہ اربعہ	96
41	زندیق	98
42	زندیق ازروئے احادیث	99
43	قادیانیوں کا حکم	104
44	قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ	105
45	قادیانی مصنوعات	105
46	قادیانی ادویات	107

چند باتیں

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔۔۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے انسانوں کی اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور درود وسلام رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر، جو خاتم النبیین بھی ہیں اور امام المرسلین بھی ہیں۔

نبیوں کا سلسلہ سیدنا آدمؑ سے شروع ہوا اور رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کی خبر دی ہے۔ جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب سے شروع ہوا اور تاحال جاری ہے۔ ہر زمانے میں جب بھی جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ نمودار ہوا وقت کے علماء نے لوگوں کو اس فتنے سے آگاہ کیا۔ اور حق اور باطل کا فرق واضح کیا۔

موجودہ دور میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جیسے ہی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اس وقت علمائے کرام نے نا صرف مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دیا بلکہ علمی طور پر بھی اس فتنے کا درمے سخنے قدمے رد کیا۔ یہ رسالہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اللہ کی توفیق سے میں پچھلے کئی سالوں سے تحفظ ختم نبوت ﷺ کی محنت میں ایک ادنی کارکن کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں اور اس سلسلے میں میرا مرتب کردہ ختم نبوت ﷺ کورس ہر مہینے آن لائن فری کروایا جاتا ہے جس میں اب تک 12000 سے زائد خواتین و حضرات یہ کورس کر کے فتنہ قادیانیت سے آگاہی حاصل کر چکے ہیں۔ الحمد للہ اس کتاب "ختم نبوت ﷺ کورس" کو مدینہ میں مسجد نبوی ﷺ کی لائبریری میں بھی قبول کیا گیا ہے۔

مختلف مساجد، مدارس، سکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں ورکشاپس کروانے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ جس میں میرا موضوع یہ ہوتا ہے۔

"مسلمانوں اور قادیانیوں کے بنیادی اختلافات، قادیانی کافر کیوں؟ اور ہم قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں کرتے ہیں؟"

2 گھنٹے کی اس ورکشاپ میں کوشش کی جاتی ہے کہ اس سیشن میں شریک لوگ اس سیشن کے بعد فتنہ قادیانیت سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہوں۔ الحمدللہ اس کا بہت فائدہ محسوس ہوا۔ یہ ورکشاپ پروجیکٹر پر سلائیڈز کی صورت میں کروائی جاتی ہے۔

اب اسی موضوع کو کچھ اضافہ جات کے ساتھ مختصر رسالے کی صورت میں افادہ عام کے لیے شائع کر رہے ہیں۔ اس رسالے میں سب سے پہلے عقیدہ ختم نبوت ﷺ، رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ اور ظہور امام مہدی جیسے موضوعات پر مسلمانوں اور قادیانیوں کا عقیدہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ صحیح ہے اور قادیانیوں کا عقیدہ کفریہ ہے۔

دوسرے نمبر پر قادیانی کے کافر ہونے کی وجوہات دلائل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

آخر میں قادیانیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اس رسالے سے مسلمانوں کا ایمان مضبوط فرمائے، قادیانیوں کو ہدایت عطا فرمائے، مرتے دم تک تحفظ ختم نبوت ﷺ کی محنت کے لئے ہمیں قبول فرمائے، خاتمہ ایمان پر فرمائے، قبر کے عذاب سے بچائے، رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے، ہماری مغفرت فرمائے۔۔۔ آمین

سعد کامران

27-11-2021

قادیانیوں سے ہمارے بنیادی اختلافات

قادیانیوں سے ہمارے تین بڑے بنیادی اختلافات ہیں۔

(1) عقیدہ ختم نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(2) رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ

(3) ظہور مہدی

عقیدہ ختم نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ہمارے نزدیک نبیوں کی دو اقسام ہیں۔

(1) شرعی نبی

(2) غیر شرعی نبی

شرعی نبی

شرعی نبی اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ وہ بندہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے منتخب کرتے ہیں اور ساتھ شریعت، کتاب یا صحیفے دیئے جاتے ہیں۔

غیر شرعی نبی

غیر شرعی نبی اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ وہ بندہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے منتخب کرتے ہیں اور وہ اپنے سے پہلے شرعی نبی یا رسول کی شریعت کو پھیلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں سب سے پہلے سیدنا آدمؑ کو پیدا فرمایا۔ حضرت آدمؑ نہ صرف پہلے انسان تھے بلکہ پہلے نبی اور رسول بھی تھے۔ آدمؑ کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بہت سے نبی بھیجے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے:

"عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! کَمْ وَفّٰی عِدَّةُ الْاَنْبِیَاءِ؟ قَالَ: مِائَةُ اَلْفٍ وَّ اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ اَلْفًا. اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا۔"

''سیدنا ابوامامہ باہلیؓ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوذرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! انبیاء کی تعداد کتنی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار، ان میں تین سو پندرہ رسول تھے، جم غفیر تھا''۔ (مسند احمد: حدیث نمبر 22644)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے ہیں جن میں سے شریعت لانے والے رسول 315 تھے۔

نبوت کے جس سلسلے کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا تھا۔ اس کا اختتام ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر ہوا۔ آپ کو خاتم النبیین ﷺ کا تاج پہنایا گیا اور دین کو کامل و مکمل کر کے نبوت کے سلسلے کو آپ ﷺ پر ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت اتنی کامل ہے کہ جس میں قیامت تک کسی نئے نبی کی نہ ہی گنجائش ہے اور نہ ہی ضرورت ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت کی صبح تک نہ کسی کو شرعی نبوت دی جائے گی اور نہ ہی کسی کو غیر شرعی نبوت دی جائے گی۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی یا رسول کا اضافہ نہیں ہو گا۔ اسی عقیدے کو عقیدہ ختم نبوت ﷺ کہا جاتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ﷺ قرآن مجید کی 100 کے قریب آیات اور رسول اللہ ﷺ کی 200 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے۔ ذیل میں قرآن مجید کی آیت اور چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں جن سے عقیدہ ختم نبوت ﷺ ثابت ہوتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ﷺ از روئے قرآن

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۔"

محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40)

آیت کا شان نزول

عرب معاشرے میں یہ قبیح رسم موجود تھی کہ وہ لے پالک بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھتے تھے اور اس لے پالک کو تمام احوال و احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی سمجھتے تھے اور مرنے کے بعد وراثت، حلت و حرمت، رشتہ، ناطہ وغیرہ تمام احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی تصور کرتے تھے۔

جس طرح نسبی بیٹے کے مر جانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے حقیقی بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اسی طرح وہ لے پالک بیٹے کی طلاق یافتہ یا بیوہ بیوی سے نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالٰی نے ان کی قبیح رسم کا خاتمہ فرمایا۔

حضرت زیدؓ بن حارث حضور ﷺ کے غلام تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا۔ صحابہ کرامؓ نے بھی ان کو زیدؓ بن حارث کی بجائے زیدؓ بن محمد کہنا شروع کر دیا تھا۔

حضرت زیدؓ بن حارث کی اپنی بیوی حضرت زینبؓ سے ناچاقی ہو گئی اور انہوں نے حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی۔

تو اللہ تعالٰی نے حضور ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیں۔ تاکہ اس قبیح رسم کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے۔

جب حضور ﷺ نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیا تو مشرکین نے اعتراض شروع کر دیا کہ آپ ﷺ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے۔

چنانچہ جواب میں اللہ تعالٰی نے یہ آیات نازل فرمائیں ۔اس ایک فقرے میں ان تمام اعتراضات کی جڑ کاٹ دی گئی ہے جو مخالفین نبی ﷺ کے اس نکاح پر کر رہے تھے۔

ان کا اولین اعتراض یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے حالانکہ آپ ﷺ کی اپنی شریعت میں بھی بیٹے کی منکوحہ باپ پر حرام ہے۔

اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ محمدؐ ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، یعنی جس شخص کی مطلقہ سے نکاح کیا گیا ہے وہ بیٹا تھا کب کہ اس کی مطلقہ سے نکاح حرام ہوتا؟ تم لوگ تو خود جانتے ہو کہ محمد ﷺ کا سرے سے کوئی بیٹا ہے ہی نہیں۔ جو بلوغت کی عمر کو پہنچا ہو۔

ان کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اچھا! اگر منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہے تب بھی اس کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کر لینا زیادہ سے زیادہ بس جائز ہی ہو سکتا تھا، آخر اس نکاح کا کرنا کیا ضروری تھا؟

اس کے جواب میں فرمایا گیا مگر وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، یعنی رسول ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ جس حلال چیز کو تمہاری رسموں نے خواہ مخواہ حرام کر رکھا ہے اس کے بارے میں تمام تعصبات کا خاتمہ کر دیں اور اس کی حلت کے معاملے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں۔

پھر مزید تاکید کے لئے فرمایا اور وہ خاتم النبیین ہیں، یعنی ان کے بعد کوئی نیا رسول تو درکنار کوئی نیا نبی تک آنے والا نہیں ہے کہ اگر قانون اور معاشرے کی کوئی اصلاح ان کے زمانے میں نافذ ہونے سے رہ جائے تو بعد کا آنے والا نیا نبی یہ کسر پوری کر دے، لہٰذا یہ اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں۔

اس کے بعد مزید زور دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے یعنی اللہ کو معلوم ہے کہ اس وقت محمد ﷺ کے ہاتھوں اس رسم جاہلیت کو ختم کرا دینا کیوں ضروری تھا اور ایسا نہ کرنے میں کیا قباحت تھی۔

وہ جانتا ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے لہٰذا اگر اپنے آخری نبی کے ذریعہ سے اس نے اس رسم کا خاتمہ اب نہ کرایا تو پھر کوئی دوسری ہستی دنیا میں ایسی نہ ہو گی جس کے توڑنے سے یہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے۔ بعد کے مصلحین اگر اسے توڑیں گے بھی تو ان میں سے کسی کا فعل بھی اپنے پیچھے ایسا دائمی اور عالمگیر اقتدار نہ رکھے گا کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں لوگ اس کا اتباع کرنے لگیں، اور ان میں سے کسی کی شخصیت بھی اپنے اندر اس تقدس کی حامل نہ ہو گی کہ کسی فعل کا محض اس کی سنت ہونا ہی لوگوں کے دلوں سے کراہیت کے ہر تصور کا قلع قمع کر دے۔

عقیدہ ختم نبوت ﷺ ازروئے احادیث مبارکہ

عقیدہ ختم نبوت ﷺ پر چند احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔

حدیث نمبر 1

"عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔"

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر مٹادے گا، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں، لوگوں کو میرے پیچھے حشر کے میدان میں لایا جائے گا اور میں عاقب (آخر میں آنے والا) ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔" (مسلم: حدیث نمبر 6105، باب اسماء النبی ﷺ)

حدیث نمبر 2

"عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي۔"

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا:

"تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔"

(مسلم: حدیث نمبر 6220، باب من فضائل علیؓ بن ابی طالب)

حدیث نمبر 3

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ۔"

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔"

(ترمذی: حدیث نمبر 2272، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات)

حدیث نمبر 4

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور عش عش کرنے لگے۔ اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

(مسلم: حدیث نمبر 5961، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین)

حدیث نمبر 5

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے 6 چیزوں پر انبیاء کرامؑ پر فضیلت دی گئی۔

(1) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔

(2) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔

(3) مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا۔

(4) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔

(5) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا۔

(6) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مسلم: حدیث نمبر 1167، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ)

حدیث نمبر 6

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ۔"

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاءؑ کرتے تھے جب کسی نبیؑ کی وفات ہو جاتی تھا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آجاتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہونگے۔" (بخاری: حدیث نمبر 3455، باب ذکر عن بنی اسرائیل)

حدیث نمبر 7

"أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟، قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔"

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔ صحابہ نے پوچھا کہ مبشرات کیا ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے خواب۔" (بخاری: حدیث نمبر 6990، باب المبشرات)

حدیث نمبر 8

"عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔"

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔"

(ترمذی: حدیث نمبر 3686، مناقب ابی حفص عمرؓ بن الخطاب)

حدیث نمبر 9

"عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔"

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(ترمذی: حدیث نمبر 2219، باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

حدیث نمبر 10

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ۔"

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہونگے۔ صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔"

(بخاری: حدیث نمبر 896، باب ھل علی من لا یشھد الجمعۃ غسل من النساء والصبیان)

ان دس احادیث مبارکہ سے بھی یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہوگئی ہے اور حضور ﷺ کے بعد نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی کا اضافہ بھی نہیں ہوگا۔

قادیانیوں کا عقیدہ

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد شرعی اور غیر شرعی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف ظلی نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور ظلی نبوت بھی صرف ایک شخص کو مل سکتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت پر ہمارا یعنی مسلمانوں کا اور قادیانیوں کا اصل اختلاف یہ ہے کہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہوئی۔

جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ نبیوں کی تعداد نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے آنے سے مکمل ہوئی۔ ہم حضور ﷺ کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ مانتے ہیں جبکہ قادیانی نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ مانتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔

قادیانیوں کے نزدیک نبیوں کی اقسام

قادیانیوں کے نزدیک نبیوں کی تین اقسام ہیں۔

(1) شرعی نبی

قادیانیوں کے نزدیک جو نبی شریعت لے کر آئے وہ شرعی نبی کہلاتا ہے۔

(2) غیر شرعی نبی

قادیانیوں کے نزدیک جو نبی شریعت کے بغیر آئے وہ غیر شرعی نبی کہلاتا ہے۔

(3) ظلی نبی

قادیانیوں کے نزدیک جو نبی رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر کے نبی بنتا ہے وہ ظلی نبی کہلاتا ہے۔

قادیانیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ شرعی اور غیر شرعی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف ظلی نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور ظلی نبوت صرف ایک شخص کو مل سکتی ہے۔

حوالہ نمبر 1

قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ ایک جو شریعت لانے والے ہوں، دوسرا جو شریعت نہیں لائے لیکن ان کو نبوت بلاواسطہ ملتی ہے اور کام وہ پہلی امت کا ہی کرتے ہیں۔ جیسے سلیمان و زکریا اور یحییٰ علیہم السلام اور ایک جو نہ شریعت لائے اور نہ ان کو بلاواسطہ نبوت ملتی ہے لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔"

(قول فیصل: صفحہ 12، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 277)

حوالہ نمبر 2

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"اس جگہ یاد رہے کہ نبوت مختلف نوع پر ہے اور آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے۔

(1) تشریعی نبوت: ایسی نبوت کو مسیح موعود نے حقیقی نبوت سے پکارا ہے۔

(2) وہ نبوت جس کیلئے تشریعی یا حقیقی ہونا ضروری نہیں، ایسی نبوت حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے۔

(3) ظلی اور امتی نبی: حضور ﷺ سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا۔"

(مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت: صفحہ 31)

حوالہ نمبر 3

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"اس جگہ یہ یاد رہے کہ آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے اول تشریعی نبوت جس کی دو موٹی مثالیں موسیٰؑ کی نبوت اور نبوت محمدیہؐ ہیں ایسی نبوتوں کو مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے حقیقی نبوت کے نام سے پکارا ہے۔ دوئم وہ نبوت جس کے لئے تشریعی یعنی حقیقی ہونا ضروری نہیں بلکہ صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ بلاواسطہ جناب باری تعالیٰ کی طرف سے ملے جیسے عیسیٰ یحییٰ داؤد سلیمان اور ذکریا علیہم السلام کی نبوتیں یہ لوگ گو موسیٰؑ کی شریعت کے پابند تھے اور ان کا مشن صرف تورات کی اشاعت تھا لیکن تاہم انہوں نے موسیٰؑ کی اتباع کی

وجہ سے نبوت نہیں پائی کیونکہ تورات کی تعلیم بوجہ خصوصیات زمانی اور مکانی اس درجہ کی نہ تھی کہ اس پر کاربند ہونے کی وجہ سے کوئی شخص نبوت کا درجہ پاسکے بلکہ ایک حد تک تورات انسان کو چلاتی تھی اور پھر جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کا درجہ دینا ہوتا تھا اسے براہ راست بلند کر کے نبوت عطا کی جاتی تھی ایسی نبوت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی از ناقل) کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے۔" (کلمۃ الفصل: صفحہ 112,113)

حوالہ نمبر 4

قادیانیوں کے دو فرقوں یعنی لاہوری فرقے اور محمودی فرقے کے درمیان 1937ء میں تفصیلی مباحثہ ہوا تھا جس میں قادیانیوں کے محمودی فرقے کی طرف سے اپنا درج ذیل عقیدہ بتایا گیا تھا:

"انبیائے کرام علیہم السلام دو قسم کے ہوتے ہیں: (1) تشریعی (2) غیر تشریعی۔ پھر غیر تشریعی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں: (1) براہ راست نبوت پانے والے۔ (2) نبی تشریعی کی اتباع سے نبوت حاصل کرنے والے۔۔۔۔۔۔۔ آنحضرت ﷺ کے پیشتر صرف پہلی دو قسم کے نبی آتے تھے۔" (مباحثہ راولپنڈی: صفحہ 175)

قادیانیوں کے نزدیک آخری نبی کون؟

قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔ ذیل میں چند حوالے پیش خدمت ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ اور آخری نبی سمجھتے ہیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"آنحضرت ﷺ کی شان ہی ایسی ہے کہ آپ کے ذریعے سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے رحمۃ اللعالمین ہو کر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اس لئے اب ایک انسان ایسا نبی ہو سکتا ہے جو کئی پہلے انبیاء سے بھی بڑا ہو مگر اس صورت میں کہ آنحضرت ﷺ کا غلام ہو۔" (انوار العلوم: جلد 30 صفحہ 127) (انوار خلافت: صفحہ 67)

حوالہ نمبر 2

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

" ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔ آئیندہ کا حال پردہ غیب میں ہے۔ اسکی نسبت ہم کچھ کہہ نہیں سکتے آئیندہ کے متعلق ہر ایک خبر پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے اس پر بحث کرنا انبیاء کا کام ہے نہ ہمارا۔ پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرا۔ کیونکہ اس وقت تک نبی کی تعریف کسی اور انسان پر صادق نہیں آتی۔"

(انوار العلوم: جلد 2 صفحہ 461)

حوالہ نمبر 3

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی از ناقل) نے اس امت میں اپنے سے پہلے کسی اور شخص کے نبی ہونے سے قطعی انکار کیا ہے پس جب مسیح موعود کہتا ہے کہ امت محمدیہ میں اس وقت تک صرف میں ہی ایک شخص ہوں جو نبی کہلانے کا مستحق ہوں۔"

(انوار العلوم: جلد 2 صفحہ 547)

حوالہ نمبر 4

قادیانیوں کے سرکاری اخبار الفضل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں لکھا گیا ہے:

" آپ کا سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو کافر جاننے کے باوجود پھر ہم دوسرے مسلمانوں کو کیوں مسلمان یا مسلم کہتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لانے والے لوگوں کی نسبت یہ لفظ بولا ہے۔ (بلکہ مسلمانوں سے پہلی امتوں کو بھی حضرت ابراہیم نے مسلمان کہا ہے ھو سمٰکم المسلمین) اور حضرت صاحب (مرزا قادیانی از ناقل) کی آمد سے بیشتر واقعی اور بلاشبہ ہم مسلمانوں کے ہر ایک فرقے کو مسلمان ہی کہتے تھے۔ اور جائز طور پر ایسا کہہ سکتے تھے۔ لیکن جب آخری نبی اور مامور من اللہ کا ظہور ہوا۔ اور آخر وہ وقت آ گیا کہ دودھ کو پانی سے الگ کیا جاوے۔ تو اب دو فریق مختلف بن گئے۔ یعنی مومن اور کافر۔ حضرت صاحب (مرزا قادیانی از ناقل) کو ماننے والے مومن

ٹھہرے اور محمد رسول اللہ صلعم اور دیگر انبیاء کی جماعتیں جنہوں نے اس آخری نبی کو نہ مانا کافر قرار پائیں۔"

(الفضل: 8 جون 1914ء صفحہ 14)

حوالہ نمبر 5

قادیانیوں کے رسالے تشہیذ الاذہان کے 27 مارچ 1914ء کے شمارے میں لکھا ہے:

"اس امت میں نبی صرف ایک ہی آسکتا ہے جو مسیح موعود ہے۔ اور قطعاً کوئی نہیں آسکتا۔ جیسا کہ دیگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ امر محقق ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے اور کسی کو یہ نام ہر گز نہیں دیا۔"

(تشہیذ الاذہان: صفحہ 32 شمارہ 27 مارچ 1914)

حوالہ نمبر 6

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا مگر باایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر میں ہوں۔"

(تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 35)

حوالہ نمبر 7

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے۔ (1) وہ نبی جو سلسلہ کے اول میں آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (2) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسی علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی از ناقل) (تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 68ء67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 70)

حوالہ نمبر 8

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان میں سے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔" (چشمہ معرفت: صفحہ 318 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333)

حوالہ نمبر 9

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچادے۔ پس میں (مرزا قادیانی ازناقل) وہی اینٹ ہوں"

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178)

حوالہ نمبر 10

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا اب بے دست وپا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔

ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانے کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے کوئی اور کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں رہی۔

(ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 215)

حوالہ نمبر 11

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، قطب، ابدال وغیرہ اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے صرف میں ہی محسوس کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی: صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

حوالہ نمبر 12

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی راہوں میں سب سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے" (کشتی نوح: صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

اتنے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے:

"رسول اللہ ﷺ کے بعد شرعی اور غیر شرعی نبوت کا دروازہ بند ہے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر کے صرف ظلی نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور ظلی نبوت بھی صرف ایک شخص کو مل سکتی ہے۔"

قادیانیوں کا یہ عقیدہ اس لئے غلط ہے کیونکہ نبوت کسبی چیز نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے سے مل جائے۔ نبوت وہبی ہے جو صرف اس کو ملتی ہے جس کو اللہ چاہتے ہیں۔ نبوت کے ملنے میں دعاؤں یا محنت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

جب مشرکین نے مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں بھی نبوت دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا:

"اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔"

"اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغمبری کس کو سپرد کرے۔" (سورۃ انعام: آیت 124)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ﷺ کو بھی پہلے سے نبوت ملنے کی امید نہیں تھی، بلکہ یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہوئی کہ آپ ﷺ کو نبوت کے لئے منتخب کیا۔ اور نہ صرف نبوت دی گئی بلکہ آپ ﷺ کو خاتم النبیین ﷺ بھی بنایا گیا۔

"وَ مَا کُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ یُّلْقٰٓی اِلَیْکَ الْکِتٰبُ اِلَّا رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ ظَہِیْرًا لِّلْکٰفِرِیْنَ۔"

"اور (اے پیغمبر) تمہیں پہلے سے یہ امید نہیں تھی کہ تم پر یہ کتاب نازل کی جائے گی، لیکن یہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے، لہذا کافروں کے ہرگز مددگار نہ بننا۔"

(سورۃ القصص: آیت 86)

اور یہی بات مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی تسلیم کی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"صراط الذین انعمت علیھم "اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 365)

ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اور اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثیت محض وہبی ہے کسب سے حاصل نہیں ہو سکتی جیسا کہ نبوت کسب سے حاصل نہیں ہو سکتی۔"

(حمامۃ البشری اردو ترجمہ صفحہ 82، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 301)

مندرجہ بالا آیات اور مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ نبوت کسبی چیز نہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے یا کوشش وغیرہ سے حاصل ہو جائے۔ نبوت وہبی چیز ہے جو صرف اللہ کے خاص فضل سے ملتی ہے۔ اس میں دعا یا اعمال کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

اگر نبوت رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے ملنی ہوتی تو پھر نبوت ملنے کے سب سے زیادہ حقدار صحابہ کرام تھے جن کے ایمان کی گواہی اللہ نے قرآن میں دی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ لیکن چونکہ نبوت کا دروازہ قیامت تک بند ہے جیسا کہ 100 کے قریب آیات اور 200 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، اس لئے حضرت عمرؓ بھی نہیں بن سکے تھے۔ تو جب صحابہ کرامؓ میں سے کوئی نبی نہیں بن سکا تو غیر صحابی کیسے نبی بن سکتا ہے۔

قادیانیوں کے اس عقیدے پر ہمارا سوال ہے کہ قرآن مجید کی وہ کون سی آیت یا رسول اللہ ﷺ کی وہ کون سی حدیث ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ شرعی اور غیر شرعی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف ظلی نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور ظلی نبوت بھی صرف ایک شخص کو مل سکتی ہے؟

قیامت کی صبح تو آسکتی ہے قادیانی اس سوال کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے۔

رفع ونزول سیدنا عیسیٰؑ

مسلمانوں اور قادیانیوں کا دوسرا بنیادی اختلاف سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے بارے میں ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ

مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہودی سیدنا عیسیٰؑ کو گرفتار کر کے قتل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن یہودی نہ ہی قتل کر سکے اور نہ ہی صلیب دے سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔ اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

مسلمانوں کا عقیدہ قرآن پاک سے اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

سیدنا عیسیٰؑ کا رفع از روئے قرآن

سیدنا عیسیٰؑ کو یہود قتل کرنا چاہتے تھے۔ اور آج تک یہودی یہی کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عیسیٰؑ کو قتل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہود سے سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔ یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنے کی تدبیر کر رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کو بچانا چاہتے تھے۔ اور یہ بات تو کسی کافر سے بھی پوچھ لیں کہ اگر کسی انسان کو ساری دنیا مارنے پر تل جائے اور اس انسان کو اللہ تعالیٰ بچانا چاہتے ہوں تو کون کامیاب ہو گا۔ تو یقیناوہ کافر بھی یہی جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ساری دنیا ناکام ہو جائے گی۔ اور جس انسان کو اللہ تعالیٰ بچانا چاہتے ہیں اس کو ساری دنیا کے انسان بھی مل کر مارنا تو دور کی بات ہے ہاتھ بھی نہیں لگا سکیں گے۔

قرآن مجید کی آیت ہے :

"وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔"

"اور ان کافروں نے (عیسیٰؑ کے خلاف) خفیہ تدبیر کی، اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی۔ اور اللہ اور سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے"۔ (سورۃ آل عمران: آیت 54)

اس آیت میں ذکر ہے کہ یہودی سیدنا عیسیٰؑ کے خلاف ان کو قتل کرنے کی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہود کے خلاف سیدنا عیسیٰؑ کو بچانے کی تدبیر کی۔

جس وقت یہود سیدنا عیسیٰؑ کو مارنے کی تدبیر کر رہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ سے 4 وعدے فرمائے جو کہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔

" اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔ "

"(اس کی تدبیر اس وقت سامنے آئی) جب اللہ نے کہا تھا کہ: اے عیسیٰ میں تمہیں پورا قبضے میں لے لوں گا، اور تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا، اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے ان (کی ایذا) سے تمہیں پاک کردوں گا۔ اور جن لوگوں نے تمہاری اتباع کی ہے، ان کو قیامت کے دن تک ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جنہوں نے تمہارا انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، اس وقت میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے"۔ (سورۃ آل عمران: آیت 55)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو یہود سے امن کی تسلی دیتے ہوئے ان سے 4 وعدے کئے۔

(1) آپ کو پورا پورا قبضے میں لے لوں گا۔

(2) آپ کو پورا پورا قبضے میں لے کر اپنی طرف اٹھالوں گا۔

(3) آپ کو یہود کی صحبت سے پاک کروں گا۔

(4) آپ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غالب رکھوں گا۔

معزز قارئین اب اگلا سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ سے جو یہ 4 وعدے کئے ان کو کب اور کیسے پورا کیا۔

اس کا جواب بھی قرآن مجید میں مذکور ہے۔

" وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ "

"اور یہ کہا کہ: ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کیا تھا، نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل نہیں کر پائے۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنے پاس اٹھا لیا تھا، اور اللہ بڑا صاحب اقتدار، بڑا حکمت والا ہے"۔ (سورۃ النساء: آیت 157، 158)

ان آیات سے پتہ چلا کہ یہود جب سیدنا عیسیٰؑ کو قتل کرنا چاہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا تھا اور اس طرح سیدنا عیسیٰؑ سے کئے گئے وعدے پورے ہو گئے۔ کہ میں آپ کو صحیح سالم اپنی طرف لے لوں گا اور یہود کی صحبت سے پاک کروں گا اور آپ کے پیروکاروں کو قیامت تک یہود پر غالب رکھوں گا۔

کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا تو اس سے یہ وعدے پورے ہو گئے۔ اور سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے جب آسمان پر اٹھا لیا تو اس کے کچھ عرصے بعد عیسائیوں کو یہودیوں پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ جو کہ ابھی تک حاصل ہے۔ آج بھی یہود دنیا میں دربدر ہیں۔

ضروری نوٹ

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے اور پھر دوبارہ زمین پر نازل ہونے کے بارے میں مرزا قادیانی سے پہلے کے کسی ایک مسلمان مفسر میں اختلاف نہیں۔ اور یہ بات خود مرزا قادیانی نے بھی تسلیم کی ہے۔

تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

البتہ مفسرین میں سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کی کیفیت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

پہلا قول

کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ پہلے سیدنا عیسیٰؑ کو نیند دی گئی پھر ان کو نیند کی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

دوسرا قول

دوسرا قول یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اسی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

سیدنا عیسیٰؑ کے نزول پر قرآنی دلائل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰؑ کو قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا ہے۔ یعنی جب سیدنا عیسیٰؑ کا دوبارہ آسمان سے نزول ہو گا اس کے بعد قیامت نزدیک ہو گی۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

" وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔ "

"اور یقین رکھو کہ وہ (یعنی عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی ہیں۔ اس لئے تم اس میں شک نہ کرو، اور میری بات مانو، یہی سیدھا راستہ ہے۔" (سورۃ الزخرف: آیت 61)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کو قیامت کی نشانیوں میں سے قرار دے رہے ہیں۔ یعنی جب وہ نازل ہوں گے وہ وقت قیامت کے بہت قریب ہو گا۔

قرآن مجید میں ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں فرماتے ہیں:

" وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔ "

"اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اس (عیسیٰؑ) کی موت سے پہلے اس (عیسیٰؑ) پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن وہ ان لوگوں کے خلاف گواہ بنیں گے"۔

(سورۃ النساء: آیت 159)

اس آیت کی تشریح میں 2 قسم کے تفسیری اقوال ملتے ہیں۔

پہلا قول

پہلے قول کے مطابق اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ جب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو ہر اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

دوسرا قول

دوسرے قول کے مطابق اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے سیدنا عیسیٰؑ ایمان لے آتا ہے۔

مفسرین نے دونوں قسم کے اقوال کو اپنی تفاسیر میں نقل کیا ہے۔ لیکن زیادہ راجح پہلا قول ہے۔

دونوں اقوال میں تطبیق یہ ہے کہ جب تک سیدنا عیسیٰؑ کا نزول نہیں ہوتا اس وقت تک ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے سیدنا عیسیٰؑ پر ایمان لے آتا ہے۔ اور جب سیدنا عیسیٰؑ کا نزول ہو جائے گا اس وقت تمام اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

اس آیت سے پتہ چلا کہ سیدنا عیسیٰؑ کی ابھی وفات نہیں ہوئی اور قرب قیامت جب وہ واپس تشریف لائیں گے تو اہل کتاب سیدنا عیسیٰؑ پر ایمان لے آئیں گے۔

اس آیت کی تشریح درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ. يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔"

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے،

سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیا ومافیھا» سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہ ؓ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔

"وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا"

"اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ ؑ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔" (بخاری: حدیث نمبر 3448، باب نزول عیسیٰ بن مریم ؑ)

قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰ ؑ کو جب یہودی گرفتار کر کے قتل کرنا چاہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ ؑ کو یہودیوں سے بچا کر اپنی طرف اٹھا لیا تھا اب سیدنا عیسیٰ ؑ کا دوبارہ نزول قرب قیامت ہو گا۔ اور کچھ عرصہ وہ زمین پر رہیں گے۔ اس کے بعد ان کی وفات ہو گی۔

سیدنا عیسیٰ ؑ کا نزول از روئے احادیث

سیدنا عیسیٰ ؑ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اور پھر ان کا قرب قیامت آسمان سے زمین کی طرف نازل ہونا قرآن مجید اور 100 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

اب ہم نزول سیدنا عیسیٰ ؑ کے متعلق چند احادیث مبارکہ کا جائزہ لیتے ہیں۔

حدیث نمبر 1

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔"

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب (عیسیٰ ؑ) ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔" (بخاری: حدیث نمبر 3449، باب نزول عیسی بن مریم ؑ)

حدیث نمبر 2

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ. يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ (عیسیٰؑ) ابن مریم تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ « دنیا ومافیھا » سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو

" وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا"

"اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔" (بخاری: حدیث نمبر 3448، باب نزول عیسی بن مریمؑ)

حدیث نمبر 3

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک (عیسیٰؑ) ابن مریم کا نزول ایک عادل حکمران کی حیثیت سے تم میں نہ ہو جائے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سوروں کو قتل کر دیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے۔ (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی قبول نہیں کرے گا۔" (بخاری: حدیث نمبر 2476، باب کسر الصلیب و قتل الخنزیر)

حدیث نمبر 4

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"قیامت قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لئے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے

لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے۔ اللہ کی قسم! نہیں ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کرلیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے۔ وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہو گا۔ جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔ تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر وہ (حضرت عیسیٰؑ) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰؑ) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔"

(مسلم: حدیث نمبر 7278، کتاب الفتن)

حدیث نمبر 5

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ۔"

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، پھر عیسیٰ ابن مریمؑ اتریں گے تو اس

طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰؑ جواب دیں گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔" (مسلم: حدیث نمبر 395، باب نزول عیسی ابن مریمؑ)

حدیث نمبر 6

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ابن مریمؑ (زمین پر دوبارہ آنے کے بعد) فج روحاء (کے مقام) سے حج کا یا عمرے کا یا دونوں کا نام لیتے ہوئے تلبیہ پکاریں گے۔" (مسلم: حدیث نمبر 3030، باب اهلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 915)

حدیث نمبر 7

"عَنْ مجمع ابْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔"

مجمع بن جاریہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

"ابن مریمؑ دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔"

(ترمذی: حدیث نمبر 2244، باب ماجاء فی قتل عیسی ابن مریم)

حدیث نمبر 8

"عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ۔"

"حضرت حذیفہ بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لوگے۔ پھر ذکر کیا دھوئیں کا، دجال کا، زمین کے جانور کا، سورج کے مغرب سے نکلنے کا، عیسیٰؑ کے اترنے کا، یاجوج ماجوج کے نکلنے کا، تین جگہ خسف کا یعنی زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں، تیسرے جزیرہ عرب میں۔ اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی ان کے (میدان) محشر کی طرف لے جائے گی۔"

(مسلم: حدیث نمبر 7285، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة)

حدیث نمبر 9

"عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔"

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے محفوظ کر دیا ہے۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو ہند پر لشکر کشی کرے گا اور ایک گروہ وہ ہوگا جو عیسیٰ بن مریمؑ کے ساتھ ہوگا۔" (نسائی: حدیث نمبر 3177، باب غزوة الهند)

حدیث نمبر 10

"عن عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ۔"

"حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ تورات میں محمد ﷺ کے احوال لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ عیسیٰ بن مریم انہیں کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔"

(ترمذی: حدیث نمبر 3617، باب فی فضل النبی ﷺ)

خلاصہ کلام

معزز قارئین سیدنا عیسیٰؑ کے نزول پر یوں تو 100 سے زائد احادیث مبارکہ موجود ہیں لیکن ہم نے 10 احادیث مبارکہ کو پیش کیا ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور نزول کے لئے حیات یعنی سیدنا عیسیٰؑ کا زندہ ہونا لازم و ملزوم ہے۔

اگر سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں تو وہ نازل کیسے ہو سکتے ہیں؟؟

سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ہی سیدنا عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

ان 10 احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے وضاحت کے ساتھ سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان سے زمین پر نزول کے بارے میں بتایا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ

مرزا غلام احمد قادیانی (1839 - 1908) کا عقیدہ اپنی عمر کے تقریباً 52 سال (سن 1891 تک) نہ صرف خود بھی مسلمانوں والا تھا بلکہ اپنی اولین کتاب "براہین احمدیہ" میں قرآنی آیات سے حضرت عیسیٰؑ ہی کا دوبارہ دنیا میں آنا ثابت بھی کیا۔

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح: صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113)

لیکن آخر عمر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک انوکھا اور نیا عقیدہ پیش کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

"سیدنا عیسیٰؑ کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا اور وہ چند گھنٹے تک صلیب پر رہے لیکن وہ صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے قتل نہیں ہوئے بلکہ زخمی ہو گئے اور زخمی حالت میں آپ کو ایک غار میں لے جایا گیا اور وہاں آپ کا تین دن علاج ہوتا رہا۔ تین دن کے بعد آپ صحت یاب ہوئے اور پھر اپنی والدہ کے ساتھ فلسطین سے افغانستان کے راستے سے ہوتے ہوئے

کشمیر چلے گئے۔ کشمیر میں 87 سال رہے۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔ اور آپ کی قبر کشمیر میں سری نگر کے محلہ خان یار میں ہے۔"

اس کو اگر پوائنٹس کی صورت میں لکھیں تو درج ذیل پوائنٹ بنتے ہیں :

(1) یہودیوں نے سیدنا عیسیٰؑ کو گرفتار کر لیا۔

(ست بچن: صفحہ الف، مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 301)

(2) یہودیوں نے سیدنا عیسیٰؑ کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھا دیا۔

(ازالہ اوہام حصہ اول: صفحہ 381 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 296)

(3) سیدنا عیسیٰؑ دو گھنٹے صلیب پر رہے۔

(مسیح ہندوستان میں: صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 22)

(4) سیدنا عیسیٰؑ کو چند گھنٹوں بعد زخمی حالت میں صلیب سے اتار لیا گیا۔

(5) سیدنا عیسیٰؑ کو زخمی حالت میں قبر نما میں لے جایا گیا۔ اور وہاں تین دن تک رہے۔

(مسیح ہندوستان میں: صفحہ 19 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 21)

(6) تین دن کے علاج کے بعد سیدنا عیسیٰؑ تندرست ہو گئے۔

(تحفۃ الندوہ: صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 104)

(7) سیدنا عیسیٰؑ صحت یاب ہونے کے بعد اپنی والدہ سیدہ مریمؑ کو ساتھ لے کر افغانستان کے راستے سے کشمیر چلے گئے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ: صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 262)

(8) حدیث صحیح (یہ حدیث کے نام پر جھوٹ ہے۔ از ناقل) سے ثابت ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کشمیر میں واقعہ صلیب کے بعد 87 سال رہے۔

(ست بچن: صفحہ ب، مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 302)

(9) سیدنا عیسیٰؑ کی وفات کشمیر میں 120 سال کی عمر میں ہوئی۔

(مسیح ہندوستان میں: صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 14)

(10) سری نگر کے محلہ خان یار میں "یوز آسف" کے نام سے جو قبر موجود ہے وہ سیدنا عیسیٰؑ کی ہے۔ (راز حقیقت: صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171)

چیلنج تا قیامت

مرزا غلام احمد قادیانی کا کوئی پیروکار یہ سمجھتا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ پورا اور مکمل نظریہ قرآن وحدیث سے صراحت کے ساتھ ثابت کر سکتا ہے تو وہ ہم سے رابطہ کرے، اور اگر اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے اس عقیدہ و نظریہ کے یہ تمام اجزاء قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے ثابت کر دیئے تو ہم اسے مبلغ ایک لاکھ روپیہ (100,000) پاکستانی سکہ رائج الوقت انعام میں دیں گے۔

اور اگر قادیانی یہ ثابت نہ کر سکیں اور یقیناً قیامت تک بھی ثابت نہیں کر سکیں گے تو مرزا غلام احمد قادیانی پر چار حرف بھیج کر اسلام کے وسیع دامن میں آجائیں۔

قادیانیوں کا مسیح یا مثیل مسیح کے آنے کا عقیدہ

قادیانیوں کا مسیح یا مثیل مسیح کے آنے کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

عبارت نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بھی ہمارا ہی نام رکھا ہے جس کے آنے کے متعلق احادیث میں وعدہ تھا۔" (ملفوظات: جلد 5 صفحہ 553 پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

عبارت نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" قرآن مجید و احادیث صحیحہ یہ امید اور بشارت بتواتر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔" (ازالہ اوہام: صفحہ 412 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 314)

مرزا غلام احمد قادیانی کے مطابق وہ مثیل مسیح جس کی خبر احادیث میں دی گئی ہے وہ مثیل مسیح مرزا غلام احمد قادیانی بن چراغ بی بی ہے اور قرآن نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ابن مریم رکھا ہے۔

عبارت نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"میں وہی مثیل موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ (یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا قرآن وحدیث پر جھوٹ ہے قرآن وحدیث میں کہیں بھی مثیل موعود کی خبر نہیں-از ناقل) میں پہلے سے وارد ہو چکی ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول: صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

عبارت نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانے میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول: صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 138)

عبارت نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔"

(تحفۃ الندوہ: صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98)

اس ضمن میں ہمارا سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کی کون سی آیت ایسی ہے جہاں یہ ذکر ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور قرب قیامت ان کا کوئی مثیل آئے گا؟ قیامت کی صبح تک اس کا جواب قادیانیوں کے پاس نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور احادیث میں جس "مریم کے بیٹے" کے نزول کی خبر دی گئی ہے وہ "مریم کا بیٹا" مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور جن احادیث میں "مریم کے بیٹے عیسیٰؑ" کے نزول کی خبر دی گئی ہے، ان سے مراد اصلی عیسیٰؑ نہیں بلکہ ان کا ایک مثیل ہے، نیز قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نے بشارت دی ہے کہ مثیل مسیح اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ ساری باتیں خیالی ہیں۔اور یہ ایسی باتیں ہیں جن کا ثبوت قادیانی قیامت کی صبح تک نہیں دے سکتے۔ہمارا قادیانیوں سے صرف ایک سوال ہے کہ جیسے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مسیح بھی آئیں گے اس بات کو قرآن یا کسی حدیث سے ثابت کر دیں۔ہم پورے یقین اور دعوے سے کہتے ہیں کہ اس عقیدے پر نہ قرآن کی آیت ملے گی اور نہ ہی کوئی حدیث ملے گی۔

ظہور مہدی

اہل سنت والجماعت کے مطابق "مہدی" نبی کریم ﷺ کے متبع ہوں گے اور خلفاء راشدین میں سے ایک خلیفہ راشد ہوں گے۔آپ نہ ہی نبوت کے مدعی ہوں گے اور نہ ہی انبیاء کی طرح معصوم، احادیث میں انکے اوصاف بیان ہوئے ہیں نیز ہماری معلومات کے مطابق کسی صحیح حدیث میں آپکے لئے امام مہدی کے الفاظ نہیں ملتے بلکہ صرف "المہدی" کہا گیا ہے انہیں "امام مہدی" صرف اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے وقت کے مسلمانوں کے امام بمعنی پیشوا امیر اور حاکم ہوں گے۔

نیز کسی حدیث میں یہ نہیں ملتا کہ وہ شخصیت لوگوں کو اپنی "مہدویت" پر ایمان لانے کی دعوت دے گی اور نہ ہی کہیں یہ آیا ہے کہ لوگوں کے لئے کسی خاص معین شخصیت کی مہدویت پر ایمان لانا واجب ہے۔جیسے انبیاءؑ کی نبوت پہ ایمان لانا لازم ہے اسکی مثال ایسے ہے جیسے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے سر پر ایسے لوگ ظاہر فرماتے رہیں گے جو تجدید دین کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے یعنی دین میں جو غلط باتیں داخل ہو گئی ہوں انہیں دین سے الگ کرتے رہیں گے جنہیں عام اصطلاح میں "مجدد دین" کہا جاتا ہے لیکن ہمارے علم کے مطابق کسی محدث یا عالم نے یہ نہیں کیا کہ ہر زمانے میں کسی خاص فرد یا افراد کی مجددیت پر ایمان لانا ضروری ہے بلکہ یہ ہستیاں اپنا کام کرتی ہیں اور چلی جاتی ہیں لوگوں سے یہ نہیں کہتے کہ ہماری مجددیت پہ ایمان لاؤ۔

ان روایات کے بارے میں جنکے اندر اس شخصیت کے بارے میں خبر دی گئی ہو جنہیں مہدی کہا جاتا ہے مختلف لوگوں نے اظہار خیال کیا ہے ایک گروہ نے تو صاف طور پہ ان روایات و

احادیث کو نا قابل اعتبار اور ضعیف کہہ دیا اور یہ لکھا کہ کسی ایسی شخصیت نے نہ آنا ہے اور نہ ہی اسکی ضرورت ہے کبھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں مہدی کے ذکر والی روایات نہیں اس لئے یہ ساری روایات ضعیف ہیں کبھی یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ نزول عیسیٰؑ اور ظہور مہدی کی ساری روایات اسرائیلیات ہیں جو کعب احبار اور وہب بن منبہ نے پھیلائی ہیں کبھی یہ دلیل دی جاتی ہیں کہ ان روایات میں جن کے اندر ظہور مہدی کا ذکر ہے شدید تعارض ہے لہذا یہ قابل قبول نہیں۔ اسکے مقابل ایک دوسری جماعت ایسی ہیں جس نے ظہورِ مہدی کو ثابت کرنے کے لئے ضعیف اور موضوع روایات کو بھی عوام الناس میں بیان کرنا شروع کر دیا جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ اس بارے میں صحیح حدیث شاید موجود ہی نہیں۔

یہ دونوں گروہ غلطی پہ ہیں نہ تو ظہور مہدی صرف افسانہ ہے اور نہ ہی وہ تمام احادیث ضعیف ہیں جنکے اندر نبی کریم ﷺ نے قرب قیامت کے ظہور کی خبر دی ہے بلکہ اس بارے میں حدیث کی ایک کثیر تعداد صحیح اور حسن درجے کی بھی ہیں جن میں سے چند احادیث ہم آگے بیان کریں گے اور نہ ہی یہ اسرائیلیات ہیں۔

دوسری جانب یہ بھی حقیقت ہے کہ صحیح روایات کے علاوہ ایک کثیر تعداد ضعیف من گھڑت اور موضوع روایات وآثار کی بھی ہیں جن سے ظہور مہدی پہ استدلال کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں کیونکہ صحیح وحسن احادیث کی ایک کثیر تعداد کا ہونا یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔

امام مہدی کے بارے میں امت مسلمہ کے عقیدے کا خلاصہ یہ ہے کہ قرب قیامت سیدنا عیسیٰؑ کے نزول سے کچھ سال پہلے امام مہدی پیدا ہوں گے۔ اور وہ مدینہ سے مکہ کی طرف تشریف لے کر جائیں گے۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں گے کہ وقت کے علماء ان کو پہچان لیں گے اور جب ان کا طواف مکمل ہو گا تو سب سے پہلے کچھ علماء ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اس کے بعد عمومی بیعت ہو گی۔ بیعت اس بات پر ہو گی کہ اسلام کے بول بالے کے لئے ہم کوشش کریں گے چاہے اس کام میں ہماری جان کیوں نہ چلی جائے۔ اس کے بعد

امام مہدی کی سربراہی میں نفاذ اسلام کی کوششوں کا آغاز ہو گا۔ اور مسلمانوں کا کفار کے ساتھ جہاد شروع ہو جائے گا۔ اس کے کچھ عرصے بعد سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول ہو جائے گا۔ سیدنا عیسیٰؑ کا جس وقت نزول ہو گا اس وقت نماز کے لئے مسلمان صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے۔ سیدنا عیسیٰؑ کو دیکھ کر مسلمان کہیں گے کہ اے اللہ کے نبی عیسیٰؑ آپ نماز کی امامت کروائیں تو سیدنا عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ یہ اعزاز اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیا ہے۔ چنانچہ امام مہدی اس وقت نماز پڑھائیں گے۔ اس کے بعد سیدنا عیسیٰؑ ہی نمازوں کی امامت فرمائیں گے۔ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے کچھ عرصے بعد امام مہدی کا انتقال ہو جائے گا۔

عقیدہ ظہور مہدی از روئے احادیث

امام مہدی کے بارے میں بہت سی صحیح، ضعیف یا جھوٹی روایات ہیں۔ جن میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہم صرف ان احادیث کو ذکر کریں گے جو صحت کے لحاظ سے قابل اعتبار ہیں۔ یا ان میں اختلاف نہیں پایا جاتا۔ یا ان میں اختلاف بہت کم پایا جاتا ہے۔ ذیل میں چند احادیث پیش خدمت ہیں جن سے امام مہدی کے ظہور اور نشانیوں کا معلوم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 1

"عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ۔"

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا :

"مہدی میری نسل سے فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔"

(ابو داؤد: حدیث نمبر 4284، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر 2

"عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

"دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک کہ میرے گھرانے کا ایک آدمی (مہدی) جو میرا ہم نام ہو گا عرب کا بادشاہ نہ بن جائے گا۔" (ترمذی: حدیث نمبر 2230، باب ماجاء فی المھدی)

حدیث نمبر 3

"عَنْ عَلِيٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا۔"

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کھڑا بھیجے گا وہ اسے عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے یہ ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے۔" (ابوداؤد: حدیث نمبر 4283، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر 4

"عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، قَالَ: زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا: حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہو گا، وہ عدل وانصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے۔"

(ابوداؤد: حدیث نمبر 4282، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر 5

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔"

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مہدی میری اولاد میں سے کشادہ پیشانی، اونچی ناک والے ہوں گے، وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے، ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔" (ابوداؤد: حدیث نمبر 4285، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر 6

"عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ. فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ. فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ. فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔"

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہو گا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ کی طرف بھاگتے ہوئے نکلے گا، اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کے لئے پیش کریں گے، اسے یہ پسند نہ ہو گا، پھر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ اس سے بیعت کریں گے، اور شام کی جانب سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا تو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، جب لوگ اس صورت حال کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی، حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گی، اس کے بعد ایک شخص

قریش میں سے اٹھے گا جس کا ننھال بنی کلب میں ہو گا جو ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا، وہ اس پر غالب آئیں گے، یہی کلب کا لشکر ہو گا، اور نامراد رہے گا وہ شخص جو کلب کے مال غنیمت میں حاضر نہ رہے، وہ مال غنیمت تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری کرے گا، اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا، وہ سات سال تک حکمرانی کرے گا، پھر وفات پا جائے گا، اور مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

(ابو داؤد: حدیث نمبر 4286، باب فی ذکر المھدی)

حدیث نمبر 7

"عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ ﷺ: يبايع رجل من امتي بين الركن والمقام كعدة أهل بدر فياتيه عصب العراق وابدال الشام فيأتيهم جيش من الشام حتى اذا كانو بالبيداء خسف بهم ثم يسير اليه رجل من قريش اخواله كلب فيهزمهم الله قال و كان يقال أن الخائب يومئذ من خاب من غنيمة كلب۔"

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے۔ اس خلیفہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر شام سے روانہ ہو گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب بیداء کے مقام پر پہنچے گا۔ زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ پھر ایک قریشی آدمی ان کی طرف آئے گا۔ اس کے ننھیال قبیلہ کلب سے ہوں گے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر ان کو شکست دے گا۔ اور کہا جائے گا۔ اس موقع پر وہ شخص خسارہ اٹھانے والا ہو گا۔ جو قبیلہ کلب کے مال غنیمت سے محروم رہا۔"

(مستدرک حاکم: حدیث نمبر 8328، کتاب الفتن والملاحم)

حدیث نمبر 8

"عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ يخرج في آخر

امتی المھدی یسقیہ اللہ الغیث و تخرج الأرض نباتھا و یعطی المال صحاحا و تکثر الماشیۃ و تعظم الأمۃ یعیش سبعا او ثمانیا یعنی حجیجا۔"

"حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کے آخر میں مہدی نکلے گا۔ اللہ اس کے لئے بارش برسائیں گے اور زمین اپنی نباتات نکالے گی۔ وہ مال صحیح لوگوں کو دے گا، چوپاؤں کی کثرت ہوگی اور امت بہت زیادہ ہوگی۔ وہ سات یا آٹھ سال رہے گا۔" (مستدرک حاکم: حدیث نمبر 8673، کتاب الفتن والملاحم)

حدیث نمبر 9

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ۔"

حضرت ابو سعید خدریؓ اور جابر بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" تمھارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔" (مسلم: حدیث نمبر 7318، کتاب الفتن)

حدیث نمبر 10

"عن جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ۔"

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریمؑ اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر (مہدی) کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰؑ جواب دیں

گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔" (مسلم: حدیث نمبر 395، باب نزول عیسی بن مریمؑ حاکما بشریعۃ نبینا ﷺ ۔۔۔)

مندرجہ بالا احادیث سے امام مہدی کے بارے میں درج ذیل باتیں ہمیں معلوم ہوئیں:

(1) امام مہدی کا نام محمد ہو گا۔

(2) امام مہدی کے والد کا نام عبد اللہ ہو گا۔

(3) امام مہدی سادات میں سے ہوں گے۔

(4) امام مہدی بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں گے جب ان کو پہچان کر ان کی بیعت کی جائے گی۔

(5) امام مہدی حاکم (بادشاہ) ہوں گے۔

(6) امام مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

(7) امام مہدی کی حکومت 7 یا 9 سال ہو گی۔

(8) امام مہدی کے وقت میں سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول ہو گا۔

(9) امام مہدی، مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے۔

(10) امام مہدی سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے کچھ عرصے بعد وفات پائیں گے۔

امام مہدی اور مرزا غلام احمد قادیانی کا تقابلی جائزہ

جائزہ نمبر 1

امام مہدی کے بارے میں جو باتیں ہمیں احادیث سے معلوم ہوتی ہیں۔ اب انہی پر مرزا غلام احمد قادیانی کو پرکھ لیتے ہیں۔

(1) امام مہدی کا نام محمد ہو گا۔ جبکہ مرزا کا نام غلام احمد قادیانی تھا۔

(2) امام مہدی کے والد کا نام عبد اللہ ہو گا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے والد کا نام غلام مرتضی تھا۔

(3) امام مہدی سادات میں سے ہوں گے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان "مغل" تھا۔

(4) امام مہدی بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں گے جب ان کو پہچان کر ان کی بیعت کی جائے گی۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی ساری زندگی مکہ مکرمہ نہیں جاسکے۔

(5) امام مہدی حاکم (بادشاہ) ہوں گے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی غلام تھا۔

(6) امام مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو تو حکومت ہی نصیب نہیں ہوئی۔

(7) امام مہدی کی حکومت 7 یا 9 سال ہو گی۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو تو حکومت ہی نصیب نہیں ہوئی۔

(8) امام مہدی کے وقت میں سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول ہو گا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دور میں سیدنا عیسیٰؑ آسمان سے نازل نہیں ہوئے۔

جب مرزا غلام احمد قادیانی سے اس بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ آپ امام مہدی ہیں، حالانکہ جس مہدی کے آنے کا حدیث میں ذکر ملتا ہے۔ ان کا نام محمد ہو گا، ان کے والد کا نام عبد اللہ ہو گا، وہ سادات میں سے ہوں گے جبکہ آپ کے اندر تو اس بارے میں کوئی نشانی نہیں پائی جاتی۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی نے جو جواب دیا وہ پڑھیں۔

" میرا یہ دعوی نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من و لد فاطمۃ و من عترتی وغیرہ ہے۔ بلکہ میرا دعوی تو مسیح موعود ہونے کا ہے۔ اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ سے ہو گا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں۔ اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔ اور جس قدر افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افترا نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356)

لیجیے اس جائزے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تشریح سے پتہ چلا کہ جس امام مہدی کے قرب قیامت آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی اس مہدی ہونے کا نہیں ہے۔ پتہ چلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوی مہدویت میں احادیث کی روشنی سے کذاب ہیں۔

جائزہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی کے امام مہدی کے عقیدے میں بہت سے تضاد ہیں۔ آیئے مرزا غلام احمد قادیانی کے امام مہدی کے عقیدے کا مزید جائزہ لیتے ہیں تاکہ یہ تضادات مزید واضح ہو سکیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک جگہ قلابازی کھاتے ہوئے لکھا ہے:

"اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خلق اور خلق میں ہمرنگ آنحضرت ﷺ ہو گا۔ اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہو گا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہو گا۔ اور اس کے اہل بیت میں سے ہو گا۔ "

اس کے حاشیے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھیں۔ اس کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ "سلمان منا اهل البيت على مشرب الحسن" میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور

سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں۔ یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے۔ اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں۔ اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے۔ بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔ اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213،212)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جگہ یہ تسلیم کیا ہے کہ تمہاری بات مان کر اگر یہ کہا جائے کہ امام مہدی کا نام محمد ہو گا اور وہ سادات میں سے ہو گا۔ تو پھر بھی میں مہدی ہوں کیونکہ میری ایک دادی سادات میں سے تھیں۔ اور حضرت فاطمہؓ نے مجھے خواب میں اپنا بیٹا کہا ہے۔

ماشاء اللہ کیا کہنے کہ جب صاف پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی "مہدی" کی بتائی گئی کسی ایک نشانی پر پورا نہیں اترے تو کس طرح کھینچ تان کر اپنے آپ کو سید ثابت کر دیا حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ نسب ماں سے نہیں بلکہ باپ سے چلتا ہے۔

اگر یوں کہا جائے کہ سادات بھی تو حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو سادات نہیں کہا جاتا بلکہ بنی ہاشم تمام سادات میں داخل ہیں۔ جن میں حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، حضرت عقیلؓ اور حضرت جعفرؓ کی اولاد شامل ہیں۔ جیسا کہ مسلم کی حدیث نمبر 6225 میں ذکر ہے۔

اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو بالفرض سادات میں سے تسلیم کر بھی لیا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی پھر بھی مہدی ثابت نہیں ہوتے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام غلام احمد قادیانی تھا اور مہدی کا نام محمد ہو گا۔ جیسا کہ خود بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے تسلیم کیا ہے۔

لیجئے اس جائزے سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹ کا سہارا لے کر جو مہدی بننے کی ناکام کوشش کی ہے مرزا غلام احمد قادیانی اس میں بھی ناکام ہیں کیونکہ مرزا غلام احمد

قادیانی نا تو سید ہیں اور نہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی کا نام محمد ہے اور نہ ہی والد کا نام عبد اللہ ہے۔ اور نہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی کبھی مکہ مکرمہ جا سکے ہیں۔

پہلے جائزے کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی نے اس امام مہدی ہونے سے انکار کیا جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ اور دوسرے جائزے کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی اسی امام مہدی ہونے کے دعوے دار ہیں جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کون سی بات سچ تسلیم کی جائے؟؟؟

اور قانون یہ ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

جائزہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی کی کچھ تحریرات کے مطابق امام مہدی کے بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ سب جھوٹی، ضعیف ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی اُن میں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افتراء اُن حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور میں ایسا نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم: صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔" (حاشیہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 208 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 217)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"سو سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہو گا، لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم: صفحہ 457 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں۔ اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں۔" (کشف الغطاء: صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193)

حوالہ نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کا انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد میں سے ہو گا اور نیز ایسے مسیح کا بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے مِلکر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں۔" (کشف الغطاء،: صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193)

حوالہ نمبر 6

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے :

"میں کہتا ہوں کہ مہدی کی خبریں ضعف سے خالی نہیں ہیں کیونکہ امامین (بخاری و مسلم) نے ان کو نہیں لیا۔" (ازالہ اوہام: صفحہ 568 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 406)

مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریرات سے پتہ چلا کہ امام مہدی کے بارے میں جتنی بھی روایات ہیں وہ ضعیف ہیں اور باطل ہیں۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی کی چند مزید تحریرات ملاحظہ فرمائیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انہی روایات کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور خود کو امام مہدی انہیں روایات کی وجہ سے کہا ہے۔

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔ " (تذکرۃ الشہادتین،: صفحہ 2، مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3 تا 4)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنزالعمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ 5، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اور بموجب حدیث **لو کان الایمان عند الثریا لنا لہ رجال او رجل من ھٰؤلاء ای من فارس** دیکھو بخاری صفحہ 727۔ رجل فارسی کا جائے ظہور بھی یہ مشرق ہے۔ اور ہم ثابت کر چکے ہیں کہ وہی رجل فارسی مہدی ہے اس لیے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے اور وہ ملک ہند ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ: صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 167)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"دوسری گواہی اس حدیث (**ان لمھدینا آیتین**) کی صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت "**فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول**" میں ہے کیونکہ یہ

آیت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ "ان لمھدینا" کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔"

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ: صفحہ 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 135)

حوالہ نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانوں میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی" اب سوچو یہ حدیث کس پائے اور مرتبے کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔" (شہادۃ القرآن: صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337)

معزز قارئین دونوں قسم کے حوالہ جات آپ نے ملاحظہ کئے جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے کہا کہ امام مہدی کے بارے میں حدیثیں ضعیف ہیں اور اس کی ایک وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ امام مہدی کے بارے میں بخاری اور مسلم میں کوئی روایت نہیں لہذا امام مہدی کے بارے میں احادیث ضعیف ہیں۔

اسی کے برعکس پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے انہیں احادیث کو صحیح قرار دیا اور بخاری کی ایک روایت کا ذکر بھی کیا۔ جو درحقیقت بخاری میں موجود نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بخاری پر جھوٹ لکھا ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کون سی بات سچ تسلیم کی جائے۔ ایک طرف تو مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی کے بارے میں تمام حدیثوں کو ضعیف اور جھوٹا لکھا ہے اور دوسری طرف انہی احادیث کو صحیح بھی کہا ہے۔ اب دونوں میں سے ایک ہی بات سچی ہو سکتی ہے۔ اور ایک بات یقیناً جھوٹ ہو گی۔

اور قانون یہ ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا اور جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

جائزہ نمبر 4

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ احادیث میں جہاں جہاں مہدی کے نام سے کسی آنے والے کی پیشگوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ہے۔ اس کے سمجھنے میں لوگوں نے بڑے بڑے دھوکے کھائے ہیں۔ اور غلط فہمی کی وجہ سے عام طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ ہر ایک مہدی کے لفظ سے مراد محمد بن عبداللہ ہے۔ جس کی نسبت بعض احادیث پائی جاتی ہیں۔ لیکن نظر غور سے معلوم ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں۔ منجملہ ان کے وہ مہدی بھی ہے جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا ہے۔ جس کا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس سے ہونا ضرور ہے۔ درحقیقت اسی کی تعریف میں یہ حدیث ہے کہ اگر ایمان ثریا سے معلق یا ثریا پر ہوتا تب بھی وہ مرد وہیں سے اس کو لے لیتا۔ اور اس کی یہ نشانی بھی لکھی ہے کہ وہ کھیتی کرنے والا ہو گا۔ غرض یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے۔ اور ان میں سے ایک وہ بھی ہے جس کا ممالک مشرقیہ سے ظہور لکھا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے روایات کے اختلاط کی وجہ سے دھوکا کھایا ہے۔ لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں۔ اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے۔"

(نشان آسمانی: صفحہ 10،9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 370)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تحریر سے پتہ چلا کہ صرف ایک مہدی نے نہیں آنا بلکہ احادیث میں بہت سے مہدیوں کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی کی دو اور تحریرات دیکھتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی آخری مہدی ہے اور اس کے بعد کسی مہدی نے نہیں آنا۔

تحریر نمبر 1

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔ " (تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3 تا 4)

تحریر نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کا وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد کوئی اور مہدی پیدا نہیں ہو گا۔ "

(تریاق القلوب: صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ اگر ایک مہدی کی بجائے بہت سے مہدیوں نے آنا ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کون سچا مہدی تھا؟؟؟

اور ساتھ یہ بھی بتایا جائے کہ وہ مہدی جس کے بارے میں ذکر ہے کہ اس کا نام محمد، والد کا نام عبد اللہ اور وہ سادات میں سے ہو گا وہ کون تھا اس کی نشاندہی کی جائے ؟؟؟ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ میں آخری مہدی ہوں۔

معزز قارئین ان چاروں جائزوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مہدی ہونے کا دعوی سچا نہیں تھا کیونکہ کبھی مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ میں وہی مہدی ہوں جس کا حدیث میں ذکر ہے۔ کبھی کہا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں۔ کبھی کہا کہ ایک نہیں، بہت سے مہدیوں نے ظاہر ہونا ہے، کبھی کہا کہ میں ہی آخری مہدی ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اتنے پلٹے کھائے ہیں کہ اگر خود قادیانی بھی ٹھنڈے دماغ سے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو پڑھیں تو چکرا جائیں۔ اتنے پلٹے کھانے والا سچا مہدی نہیں ہو سکتا۔ جبکہ ایک بھی نشانی مہدی کی مرزا غلام احمد قادیانی میں پوری بھی نہ ہوئی ہو۔

قادیانی کافر کیوں؟

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کافر کیوں ہیں؟ اس کی وجوہات تلاش کی جائیں تو دس سے بھی زیادہ ہیں۔ تاہم اہم اور نمایاں وجوہ تکفیر درج ذیل ہیں۔

(1) مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی نبوت
(2) حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاءؑ کی اہانت
(3) حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار
(4) حضرت عیسیٰؑ کے رفع و نزول کا انکار
(5) حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان میں ناقابل بیان گستاخیاں
(6) حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ ولادت کا انکار
(7) اسلامی فریضہ جہاد کا انکار
(8) مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر کہنا

ان وجوہ کفر کی تشریح و تفصیل یہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی پہلی وجہ

(1) دعوی نبوت

نبیوں کی تعداد چونکہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔ لہذا نبوت کا دروازہ حضور ﷺ کے بعد بند ہے۔ اب کسی بھی انسان کو نبوت نہیں ملے گی۔

عقیدہ ختم نبوت ﷺ قرآن مجید کی 100 آیات اور 200 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ابتداء میں ہم قرآن مجید کی ایک آیت اور دس احادیث مبارکہ سے ثابت کر چکے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا انکار قرآن مجید اور احادیث متواترہ کا انکار ہے۔ جو کہ کفر ہے۔ لہذا اب جو کوئی بھی نبوت کا دعوی کرتا ہے وہ بھی کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اسے کے ماننے والے بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

حوالہ نمبر 1

ملا علی قاریؒ (1014ھ) لکھتے ہیں:

"دعوی النبوۃ بعد نبیناﷺ کفرا بالاجماع۔"

"ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا امت کے اجماع سے کافر ہے۔"

(الفقہ الاکبر: صفحہ 150)

حوالہ نمبر 2

علامہ ابن حجر مکیؒ (974ھ) لکھتے ہیں:

"مَنْ اعْتَقَدَ وَحْيًا مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍﷺ كَانَ كَافِرًا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ۔"

"جو شخص محمد ﷺ کے بعد کسی وحی کا اعتقاد رکھے وہ مسلمانوں کے اجماع سے کافر ہے۔"

(الفتاوی الفقھیہ الکبری لابن حجر مکی: جلد 4 صفحہ 194)

حوالہ نمبر 3

امام غزالیؒ (505ھ) نے لکھا ہے:

"ان الامته فهمت بالاجماع من هذا الفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبی بعده ابدا۔ وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هذا لايكون الا منكر الاجماع"

"بیشک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ کوئی رسول ہو گا۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔"

(الاقتصاد فی الاعتقاد: صفحہ 178، الباب الرابع، بیان من یجب تکفیرہ من الفرق، طبع بیروت 2003ء)

حوالہ نمبر 4

علامہ آلوسیؒ (1270ھ) ختم نبوت پر امت کے اجماع کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وکونہ ﷺ خاتم النبیین مما نطقت بہ الکتاب وصدعت بہ السنتہ واجمعت علیہ الامتہ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان اصر۔"

"آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر کتاب (قرآن) ناطق ہے اور احادیث نبوی ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔"

(روح المعانی: جلد 22 صفحہ 41 تفسیر آیت نمبر 40 سورۃ الاحزاب)

حوالہ نمبر 5

قاضی عیاضؒ (544ھ) نے خلیفہ عبد الملک بن مروان کے دور کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ اس کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا۔ تو خلیفہ نے وقت کے علماء جو تابعین میں سے تھے ان کے فتوی سے اس کو قتل کروادیا۔ قاضی صاحب اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

"وفعل ذالک غیر واحد من الخلفاء والملوک باشباھھم واجمع علماء وقتھم علی صواب فعلھم والمخالف فی ذالک من کفرھم کافر۔"

"اور بہت سے خلفاء سلاطین نے ان جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے۔ اور اس زمانے کے علماء نے ان سے اس فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا ہے۔ اور جو شخص ایسے مدعیان نبوت کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔"

(شرح الشفاء: جلد 2 صفحہ 534 طبع بیروت 2001ء)

حوالہ نمبر 6

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لَوْ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللهِ، أَوْ قَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ مِنْ بيغمبرم يُرِيدُ بِهِ مِنْ بيغام مى برم يَكْفُرُ۔"

"اگر کوئی کہے کہ میں رسول ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں (نبیوں کی طرح) پیغام پہنچاتا ہوں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔" (فتاویٰ عالمگیری: جلد 2 صفحہ 263)

حوالہ نمبر 7

علامہ شامیؒ (1252ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں:

"لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلۃ المواظب طول عمره علی الطاعات۔"

"امت میں کسی کا اس بات میں اختلاف نہیں کہ جو شخص ضروریات اسلام کا مخالف ہو، وہ کافر ہے۔ اگرچہ اہل قبلہ میں سے ہو اور ساری زندگی عبادات پر مداومت کرتا ہو۔"

(رد المحتار: جلد 1 صفحہ 477)

دعویٰ نبوت کرنا خود مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی کفر ہے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج عنه الاسلام والحق من الکافرین۔"

"مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور کافروں سے جاملوں۔"

(حمامۃ البشریٰ: صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297)

ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام: صفحہ 138 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170)

ذیل میں چند حوالے ملاحظہ فرمائیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔" (ملفوظات: جلد 5 صفحہ 447، پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء: صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"جب سن ہجری کی تیرہویں صدی ختم ہو چکی تو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے اپنی طرف سے مامور کر کے بھیجا اور آدم سے لے کر اخیر تک جتنے نبی گزر چکے ہیں سب کے نام میرے نام پر رکھ دیے اور سب سے آخری نام میرا عیسی موعود احمد اور محمد مہود رکھا اور دونوں ناموں کے ساتھ ساتھ بار بار مجھے مخاطب کیا ان دو ناموں کو دوسرے لفظوں میں مسیح اور مہدی کر کے بیان کیا گیا۔" (چشمہ معرفت: صفحہ 313 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 328)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

حوالہ نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"خدا تعالی نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں ان کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت: صفحہ 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی دوسری وجہ

(2) نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم اور دیگر انبیاء کی اہانت

حضور اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کی ادنی سی توہین نعوذ باللہ قرآن مجید کی بھی توہین ہے اور کفر ہے۔

حوالہ نمبر 1

محمد علاؤالدین رحمہ اللہ (1088ھ) در مختار، باب المرتد میں لکھتے ہیں:

"اَلْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ حَدًّا۔"

"وہ شخص جو کسی نبی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہو جائے اسے قتل کیا جائے گا۔"

(در مختار: جلد 4 صفحہ 231)

حوالہ نمبر 2

علامہ شامی رحمہ اللہ (1252ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں:

"أَجْمَعَ عَوَامُّ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقتل۔"

"اہل علم کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کی توہین کرتا ہے۔ اس کی سزا قتل ہے۔"

(رد المحتار: جلد 4 صفحہ 232)

حوالہ نمبر 3

ابن ہمام رحمہ اللہ (861ھ) فتح القدیر میں لکھتے ہیں:

"كُلُّ مَنْ أَبْغَضَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِقَلْبِهِ كَانَ مُرْتَدًّا، فَالسَّبَّابُ بِطَرِيقٍ أَوْلَى، ثُمَّ يُقْتَلُ حَدًّا عِنْدَنَا۔"

"جس نے بھی رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم سے دلی طور پر بغض رکھا وہ مرتد ہو جاتا ہے تو گالی دینے والا تو بالاولی مرتد ہو گا۔ اور ہمارے نزدیک ایسا شخص بطور حد قتل کیا جائے گا۔"

(فتح القدیر: جلد 6 صفحہ 98)

حوالہ نمبر 4

"أجمع العلماء على أن شاتم النبي صلى الله عليه وسلم المتنقص له كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله له وحكمه عند الأمة القتل ومن شك في كفره وعذابه كفر۔"

"امت کا اجماع ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینے اور توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں قرآن مجید میں سخت وعید ہے۔ اور امت کے نزدیک ایسے شخص کا حکم قتل ہے۔ اور جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔"

(الصارم المسلول: جلد 1 صفحہ 4)

حوالہ نمبر 5

قال أحمد: لا تقبل توبة من سب النبي ﷺ۔ وكذا من قذف نبيا أو أمه لما في ذلك من التعرض للقدح في النبوة الموجب للكفر۔"

امام احمد بن حنبلؒ (241ھ) فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور اسی طرح اگر کسی نے کسی نبی یا اس کی ماں پر تہمت لگائی۔ کیونکہ اس کے باعث شان نبوت مجروح ہوتی ہے اور پیغمبر کی مذمت کا پہلو نکلتا ہے۔ جو موجب کفر ہے۔"

(منار السبیل فی شرح الدلیل: جلد 2 صفحہ 409)

حوالہ نمبر 6

امام ابن تیمیہؒ (728ھ) لکھتے ہیں:

"أن الساب إن كان مسلما فإنه يكفر ويقتل بغير خلاف وهو مذهب الأئمة الأربعة وغيرهم۔"

"بے شک حضور ﷺ کو سب و شتم کرنے والا اگرچہ مسلمان ہی ہو وہ کافر ہو جائے گا۔ آئمہ اربعہ اور دیگر کے نزدیک اسے بلا اختلاف قتل کیا جائے گا۔"

(الصارم المسلول: جلد 1 صفحہ 4)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کرنا کفر ہے۔"

(چشمہ معرفت: صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن: جلد 23 صفحہ 390)

ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"ہم بھی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا سچا نبی یقین کرتے ہیں اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔" (ملفوظات: جلد 3 صفحہ 530، پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

مرزا غلام احمد قادیانی نے مزید ایک جگہ لکھا ہے :

"جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے آپ ﷺ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے۔" (ملفوظات: جلد 3 صفحہ 208، پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں اور انبیاء کرامؑ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں وہاں حضور اکرم ﷺ کی شان میں بھی بدترین گستاخیاں کی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔"

(تحفہ گولڑویہ: صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 295)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراھیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اس (نبی کریمؐ) کے لئے چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔" (اعجاز احمدی: صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی ہے "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

انبیائے کرامؑ کی شان میں گستاخیاں

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔"

(ازالہ اوہام: صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"خدا تعالی میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

آنچہ داد ست ہر نبی را جام

داد آں جام را مرا بہ تمام

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے

میں بعرفان نہ کمترم زکسے

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین

ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

زندہ شد ہر نبی بآمدنم

ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

ترجمہ: "خداوند نے جو پیالے ہر نبی کو دیے ہیں ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا، اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں۔ میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے، میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔"

(نزول المسیح: صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 478،477)

حوالہ نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔"

(مرزا محمود کی ڈائری مندرجہ اخبار الفضل (قادیان): نمبر 5 جلد 10 مورخہ 17 جولائی 1922ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی تیسری وجہ

(3) حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرامؑ کو بہت سے معجزات دیئے ہیں جن کا انکار ان انبیاء کرامؑ کے مخالفین ہر دور میں کرتے رہے ہیں۔ سیدنا عیسیٰؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے جن کا ذکر قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں بھی ہے۔

آیت نمبر 1

"وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔"

اور (عیسیٰؑ کو) بنی اسرائیل کے پاس رسول بنا کر بھیجے گا (جو لوگوں سے یہ کہے گا) کہ: میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں، (اور وہ نشانی یہ ہے) کہ میں تمہارے سامنے گارے سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں، تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے، اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں، اور مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں، اور تم لوگ جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے یا ذخیرہ کر کے رکھتے ہو میں ہو سب بتا دیتا ہوں۔ اگر تم ایمان لانے والے ہو تو ان تمام باتوں میں تمہارے لیے (کافی) نشانی ہے۔ (سورۃ آل عمران: آیت 49)

آیت نمبر 2

"اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۙ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ

الطَّيْرِ بِإِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِإِذْنِيْ ج وَ إِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِيْ ج وَ إِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔"

(یہ واقعہ اس دن ہو گا) جب اللہ کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم میرا انعام یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیا تھا، جب میں نے روح القدس کے ذریعے تمہاری مدد کی تھی۔ تم لوگوں سے گہوارے میں بھی بات کرتے تھے، اور بڑی عمر میں بھی۔ اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی، اور جب تم میرے حکم سے گارا لے کر اس سے پرندے کی جیسی شکل بناتے تھے، پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ کا) پرندہ بن جاتا تھا، اور تم مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے، اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ) نکال کھڑا کرتے تھے، اور جب میں نے بنی اسرائیل کو اس وقت تم سے دور رکھا جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، اور ان میں سے جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔ (سورۃ المائدۃ: آیت 110)

مرزا غلام احمد قادیانی نے ان معجزات کا بھی انکار کیا ہے جو دراصل قرآن کا انکار ہے اور کفر ہے۔

قاضی عیاضؒ (544ھ) نے لکھا ہے:

"کذالک وقع الاجماع علی تکفیر من دافع نصّ الکتاب۔"

"ایسا ہی اس شخص کے کفر پر اجماع ہے جو قرآن کو رد کرے۔" (الشفاء: جلد 2 صفحہ 247)

اسی طرح مسلمانوں کا عقیدہ ہے:

"النُّصوص یحمل علی ظواھرھا و العدولُ عنھا حرامٌ۔"

"نصوص سے عدول کرنا بلا کسی شرعی دلیل کے قطعی حرام ہے۔" (میزان الکبریٰ: صفحہ 60)

مرزا غلام احمد قادیانی کے سیدنا عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار کرنے کے بہت سے حوالہ جات ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم: حاشیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" غرض یہ اعتقاد بلکل غلط فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ " (ازالہ اوہام حصہ اول: حاشیہ صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" اور چونکہ قرآن مجید اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسی نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھنیچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول: حاشیہ صفحہ 304 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجزوم، مفلوج اور مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول: حاشیہ صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263)

حوالہ نمبر 5

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"یہ بھی ممکن ہے مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ (پرندے بنا کر اڑانے کا) صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول: حاشیہ صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263)

مرزاغلام احمد قادیانی کے کفر کی چوتھی وجہ

(4) حضرت عیسیٰؑ کے رفع ونزول کا انکار

سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ یہ مسلمانوں کا 1400 سال سے اجماعی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ قرآن مجید کی آیات سے اور سو سے زائد متواتر احادیث مبارکہ، اجماع امت اور تواتر سے ثابت ہے۔ اس عقیدے کا انکار کرنا کفر ہے۔

علامہ آلوسیؒ (1270ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں:

"واجتمعت الامته علیه واشتهرت فیه الاخبار ولعلها بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق به الکتاب الهی قول و وجب البیان به و اکفر منکره کالفلاسفته من نزول عیسی علیہ السلام۔"

"نزول عیسیٰؑ پر امت کا اجماع ہے۔ اس کی احادیث حد شہرت کو پہنچ گئی ہیں۔ شاید تواتر معنوی کا درجہ ان کو حاصل ہے۔ اس قول پر کتاب اللہ گواہ ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ جیسے فلاسفہ" (روح المعانی: پارہ 22 زیر آیت خاتم النبیین)

مرزاغلام احمد قادیانی نے اس عقیدے کا انکار بھی کیا ہے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم: صفحہ 230 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 406)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"یہ کہنا کہ عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جانے والی چیز ہے اور عقل کے خلاف ہے۔" (ضمیمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔"

(کشتی نوح: صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 57،58)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔"

(اعجاز احمدی: صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی پانچویں وجہ

(5) حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؓ کی شان میں ناقابل بیان گستاخیاں

محمد علاؤالدینؒ (1088ھ) در مختار، باب المرتد میں لکھتے ہیں:

"اَلْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ حَدًّا۔

"وہ شخص جو کسی نبی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہو جائے اسے قتل کیا جائے گا۔"

(در مختار: جلد 4 صفحہ 231)

مرزا غلام احمد قادیانی نے سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؓ کی شان مبارکہ میں بھی گستاخی کی ہے جو کہ دراصل انکار قرآن کی وجہ سے کفر ہے۔ منکر قرآن کے کفر پر امت کا اجماع ہے جس کو قاضی عیاضؒ (544ھ) نے نقل کیا ہے:

"کذالک وقع الاجماع علی تکفیر من دافع نصّ الکتاب۔"

"ایسا ہی اس شخص کے کفر پر اجماع ہے جو قرآن کو رد کرے۔" (الشفاء: جلد 2 صفحہ 247)

اسی طرح مسلمانوں کا عقیدہ ہے:

"النُّصوص یحمل علی ظواھرھا و العدولُ عنھا حرامٌ۔"

"نصوص سے عدول کرنا بلا کسی شرعی دلیل کے قطعی حرام ہے۔" (میزان الکبریٰ: صفحہ 60)

"قال أحمد: لا تقبل توبة من سب النبي ﷺ۔ وکذا من قذف نبیا أو أمه لما في ذلك من التعرض للقدح في النبوة الموجب للکفر۔"

امام احمد بن حنبلؒ (241ھ) فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور اسی طرح اگر کسی نے کسی نبی یا اس کی ماں پر تہمت لگائی۔ کیونکہ اس کے باعث شان نبوت مجروح ہوتی ہے اور پیغمبر کی مذمت کا پہلو نکلتا ہے۔ جو موجب کفر ہے۔" (منار السبیل فی شرح الدلیل: جلد 2 صفحہ 409)

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی لکھا ہے:

"اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کرنا کفر ہے۔"

(چشمہ معرفت: صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390)

ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"ہم بھی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا سچا نبی یقین کرتے ہیں اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔" (ملفوظات: جلد 3 صفحہ 530، پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

انبیاء کرامؑ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور چنے ہوئے بندے ہوتے ہیں۔ جن کی شان میں ادنی سی توہین بھی کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے سیدنا عیسیٰؑ کی گستاخی بھی کی ہے اور سیدنا مریمؑ کی بھی گستاخی کی ہے۔ سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے۔ اور سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی گستاخی قرآن مجید کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

سیدنا عیسیٰؑ کی شان مبارکہ قرآن میں

آیت نمبر 1

"وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا۔"

اور جہاں بھی میں رہوں، مجھے بابرکت بنایا ہے، اور جب تک زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ (سورۃ مریم: آیت نمبر 31)

آیت نمبر 2

"وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔"

"اور (اللہ کی طرف سے) سلامتی ہے مجھ پر اس دن بھی جب میں پیدا ہوا، اور اس دن بھی جس دن میں مروں گا، اور اس دن بھی جب مجھے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔"

(سورۃ مریم: آیت نمبر 33)

حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ قرآن میں

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ۔

"مسیح ابن مریم تو ایک رسول تھے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، ان سے پہلے (بھی) بہت سے رسول گذر چکے ہیں، اور ان کی ماں صدیقہ تھیں۔ یہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔"

(سورۃ المائدہ: آیت نمبر 75)

مرزا غلام احمد قادیانی کی سیدنا عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ میں کی گئی گستاخیوں کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانیوں کی سیدنا عیسیٰؑ کی شان میں کی گئی گستاخیاں

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"آپ کو (یعنی عیسیٰؑ کو- از ناقل) گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی۔ ادنی ادنی بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم: صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یعنی عیسیٰؑ کو- از ناقل) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔"

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم: صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح: صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"حضرت عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح: صفحہ 65 درحاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

حوالہ نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔۔۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو والد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔"

(چشمہ مسیحی: صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346)

حوالہ نمبر 6

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" وہ صرف ایک عاجز انسان تھا اور تمام انسانی ضعفو ں سے پورا حصہ رکھتا تھا اور وہ اپنے چار بھائی حقیقی اور رکھتا تھا جو بعض اس کے مخالف تھے اور اس کی حقیقی ہمشیرہ دو تھیں۔ کمزور سا آدمی تھا جس کو صلیب پر محض دو میخوں کے ٹھوکنے سے غش آگیا۔"

(تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 25)

حوالہ نمبر 7

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کیے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔"

(چشمہ مسیحی: صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 354)

حضرت مریمؑ کی شان مبارکہ میں کی گئی گستاخیاں

حضرت مریمؑ کی شان چونکہ قرآن میں بیان ہوئی ہے اس لئے اگر کوئی ان کی توہین کرتا ہے تو وہ دراصل قرآن کی توہین ہے جو کہ کفر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مریمؑ کی کئی جگہ گستاخی کی ہے۔ چند گستاخانہ عبارات درج ذیل ہیں:

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں عیسی ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔"

(کشتی نوح: صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18،17)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نظر کر دیا گیا تا کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسی یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"

(چشمہ مسیحی: صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356،355)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"
(ضمیمہ انجام آتھم: حاشیہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی چھٹی وجہ

(6) حضرت عیسیٰؑ کا بن باپ کے پیدا ہونے کا بیان

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔
وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔
قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔"

"جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو دنیا اور آخرت میں ذِی عزّت ہے اور وہ میرے مُقرّبین میں سے ہے۔
وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہو گا۔
کہنے لگیں الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہو گا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا فرشتے نے کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے۔" (سورۃ آل عمران: آیت 45،46،47)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اب اگر کوئی کہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کا باپ تھا تو یہ قرآن مجید کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

قاضی عیاضؒ (544ھ) نے لکھا ہے:

"کذالک وقع الاجماع علی تکفیر من دافع نصّ الکتاب۔"

"ایساہی اس شخص کے کفر پر اجماع ہے جو قرآن کو رد کرے۔" (الشفاء: جلد 2 صفحہ 247)

مرزاغلام احمد قادیانی نے کئی جگہ اس بات کا انکار کیا ہے۔چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔" (ازالہ اوہام: صفحہ 303 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254،255)

حوالہ نمبر 2

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔"

(کشتی نوح: صفحہ 16 در حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

حوالہ نمبر 3

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں عیسی ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔" (کشتی نوح: صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18،17)

حوالہ نمبر 4

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

" آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے ناراض تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالے شفا بخشے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی ساتویں وجہ

(7) اسلامی فریضہ جہاد کا انکار

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔"

(مسلمانو) تم پر (دشمنوں سے) جنگ کرنا فرض کیا گیا ہے، اور وہ تم پر گراں ہے، اور یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا سمجھو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو، حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو، اور (اصل حقیقت تو) اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔ (سورۃ البقرۃ: آیت 216)

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔"

جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" یہ دین برابر قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک (کافروں اور مخالفوں سے) لڑتی رہے گی۔ " (مسلم: حدیث نمبر 1922)

ایک اور حدیث میں ذکر ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللّٰهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ. لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جہاد جاری رہے گا جس دن سے اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے یہاں تک کہ میری امت کا آخری شخص دجال سے لڑے گا، کسی بھی ظالم کا ظلم، یا عادل کا عدل اسے باطل نہیں کر سکتا۔" (ابوداؤد: حدیث نمبر 2532 ، باب فی الغزو مع آئمۃ الجور)

فتح القدیر میں ہے:

" الجهاد فريضة محكمة وقضية محتومة يكفر جاحدها ويضلل عاندها وكذا قال صاحب الاختيار الجهاد فريضة محكمة ويكفر جاحدها ثبت فرضيتها بالكتاب والسنة واجماع الامة۔"

"یعنی جہاد ایک محکم اور قطعی فریضہ ہے، اس فریضے کا انکار کفر اور اس کے بارے میں ضد اور عناد رکھنا گمراہی ہے اور جہاد کی فرضیت قرآن، سنت اور امت کے اجماع سے ثابت ہے۔" (فتح القدیر: جلد 5 صفحہ 981)

اسی طرح مسلمانوں کا عقیدہ ہے:

"النُّصوص يحمل على ظواهرها والعدولُ عنها حرامٌ۔"

"نصوص سے عدول کرنا بلا کسی شرعی دلیل کے قطعی حرام ہے۔" (میزان الکبریٰ: صفحہ 60)

قرآن مجید کی آیت اور حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

انگریز کے اشارے پر مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کیا، اور یہ قرآن و سنت کے انکار کی وجہ سے کفر ہے۔

چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔"

(خطبہ الہامیہ: صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 17)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کیوں کہ مسیح آچکا خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ: صفحہ 7-6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 29-28)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔"

(مجموعہ اشتہارات: جلد 2 صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات: جلد 2 صفحہ 196، اشتہار 24 فروری 1898ء جدید ایڈیشن 2 جلدوں والا)

(مجموعہ اشتہارات: جلد 3 صفحہ 19، اشتہار 24 فروری 1898ء پرانا ایڈیشن 3 جلدوں والا)

حوالہ نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا جو رکھتا اعتقاد ہے (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ: صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 78،77)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی آٹھویں وجہ

(8) تمام مسلمانوں کی تکفیر

حضور ﷺ نے فرمایا:

"عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ."

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (کہنے والا) خود کافر ہو جائے گا۔" (ابو داؤد: حدیث نمبر 4687، باب الدلیل علی الزیادۃ والنقصان)

حضور ﷺ نے ایک قانون بیان فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو اگر تو وہ کافر ہے تو کوئی بات نہیں لیکن اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ کہنے والا مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔

ملا علی قاریؒ (1014ھ) لکھتے ہیں:

"وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل الی قولہ ھذا الاجماع۔"

"جو شخص ایسا کلام کہے جس کی وجہ سے امت کی تذلیل و تکفیر ہو تمام صحابہ کی، ہم ایسے شخص کو یقینی کافر سمجھتے ہیں۔" (شرح شفاء: جلد 2 صفحہ 541)

مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی جماعت مسلمانوں کو کافر قرار دیتی ہے۔ ذیل میں چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"من قال متعمدا خلاف ذلک فھو من الذین ھم بالقرآن یکفرون۔ الا الذین خلو من قبلی فھم عند ربھم معذورون۔"

"جو شخص بالقصد اس کا خلاف کرے اور یہ کہے کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں۔ تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قرآن سے کافر ہیں۔ ہاں مجھ سے پہلے جو گزر گئے وہ اپنے اللہ کے نزدیک معذور ہیں۔" (ضمیمہ حقیقۃ الوحی: صفحہ 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 666)

حوالہ نمبر 2

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"کافر کا لفظ مومن کے مقابلے پر ہے۔ اور کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلعم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرا یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی از ناقل) کو نہیں مانتا اور اس کے باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی: صفحہ 179 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 185)

حوالہ نمبر 3

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (تذکرہ: صفحہ 519، طبع چہارم 2004ء)

حوالہ نمبر 4

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت: صفحہ 35 در انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110)

حوالہ نمبر 5

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل: صفحہ 110)

ہم قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں کرتے ہیں؟

کافروں کی تین بڑی قسمیں ہیں۔

(1) عام کافر (یہودی، عیسائی وغیرہ)

(2) مرتد

(3) زندیق

عام کافر

عام کافر یعنی یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ اور بدھ مت وغیرہ۔

عام کافروں کا حکم

اگر عام کافر مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچاتے اور ان کے خلاف سازشیں وغیرہ نہیں کرتے تو ان کے ساتھ تجارت بھی کی جاسکتی ہے۔اور ان سے عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق اچھے تعلقات بھی رکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن عام کفار کے ساتھ قلبی دوستی لگانا جائز نہیں ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ۔ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔"

"جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اللہ ان ہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے

نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی۔ تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ الممتحنہ: آیت 8-9)

عام کافر اگر فتنہ پرور نہ ہوں تو ان سے اچھے تعلقات کی رسول اللہ ﷺ نے بھی اجازت دی ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں:

حدیث نمبر 1

"عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔"

"حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ قریش کے ساتھ معاہدے کے زمانے میں، جب آپ نے ان سے معاہدہ صلح کیا تھا، میری والدہ آئیں، وہ مشرک تھیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور (مجھ سے صلہ رحمی کی) اُمید رکھتی ہیں تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔"

(مسلم: حدیث نمبر 2325، باب فضل النفقۃ والصدقۃ)

حدیث نمبر 2

"عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَالَ: أَسْلِمْ۔"

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اس کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لے چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔"

(بخاری: حدیث نمبر 5657، باب عیادۃ المشرک)

عام کافر سے تعلقات کا حکم

عام کفار کے ساتھ تعلقات کی چار قسمیں ہیں۔

(1) موالات

یعنی قلبی محبت اور دوستی، یہ کسی غیر مسلم سے کسی بھی حال میں قطعاً جائز نہیں۔

(2) مواسات

یعنی ہمدردی خیر خواہی اور نفع رسانی، اس کی اجازت ہے لیکن جو کفار مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہوں ان کے ساتھ اس کی بھی اجازت نہیں۔

(3) مدارات

یعنی ظاہری خوش خلقی اور رکھ رکھاؤ، یہ بھی غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، بشرطیکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہچانا ہو یعنی اسلام کی طرف راغب کرنا مقصود ہو، یا وہ کبھی بحیثیت مہمان آئے ہوئے ہوں یا ان کے شر اور فتنہ سے خود کو بچانا مقصود ہو۔

(4) معاملات

یعنی عام کفار سے تجارت، صنعت و حرفت اور کاروباری روابط رکھنا، یہ بھی جائز ہیں البتہ اگر ایسی حالت ہو کہ اس سے عام مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں۔

مرتد

مرتد وہ ہوتا ہے جس کا مذہب پہلے اسلام ہو لیکن بعد میں وہ اپنا مذہب اسلام سے تبدیل کر کے یہودی، عیسائی، قادیانی وغیرہ بن جائے۔

مرتد کا حکم

مرتد کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ اسلامی حکومت میں رہتا ہے تو حکومت ایسے شخص کو فوراً گرفتار کرے اور علمائے کرام کو متعین کرے کہ وہ مرتد کو سمجھائیں اور جس وجہ سے اس نے

اسلام کو چھوڑا ہے وہ وجہ معلوم کر کے اس کے جوابات دیئے جائیں۔ اگر بار بار سمجھانے پر بھی یہ شخص اسلام میں واپس نہیں آتا تو ایسے شخص کو اسلامی حکومت قتل کر دے۔ مرتد کے ساتھ کسی قسم کا تعلق یا تجارت وغیرہ جائز نہیں۔

مرتد کی سزا از روئے قرآن

حضرت موسیٰؑ جب طور پر رب سے ملاقات کرنے گئے تھے تو پیچھے ان کی قوم کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ جن کا درج ذیل آیات میں ذکر ہے۔

آیت نمبر 1

"قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ۔"

"بنی اسرائیل کہنے لگے: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی ایسا ہی دیوتا بنا دو جیسے ان لوگوں کے دیوتا ہیں۔" (سورۃ الاعراف: آیت 138)

آیت نمبر 2

"یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ۔"

"میری قوم کے لوگو! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہو گئے ہو۔"

(سورۃ طٰہٰ: آیت 90)

آیت نمبر 3

"قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی۔"

"وہ کہنے لگے: جب تک موسیٰ واپس نہ آجائیں، ہم تو اسی کی عبادت پر جمے رہیں گے۔"

(سورۃ طٰہٰ: آیت 91)

آیت نمبر 4

"اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ۔"

"جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا ہے، ان پر جلد ہی ان کے رب کا غضب اور دنیوی زندگی ہی میں ذلت آپڑے گی۔ جو لوگ افترا پردازی کرتے ہیں، ان کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔" (سورۃ الاعراف: آیت 152)

ان مرتدین کو موت کی سزا دی گئی تھی جس کا درج ذیل آیت میں ذکر ہے:

"وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ۔"

"جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنے کو آپس میں قتل کرو۔" (سورۃ البقرۃ: آیت 54)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل جب موسیٰؑ کے وقت میں مرتد ہوئے تھے تو ان کو موت کی سزا دی گئی تھی اور اصول یہ ہے کہ قرآن مجید میں اگر کسی سابقہ نبی کی شریعت کا کوئی حکم اللہ بیان فرمائیں اور اس حکم کو ختم یا تبدیل نہ کریں تو وہ حکم امت محمدیہ میں بھی ایسے ہی ہوگا۔

علامہ علاء الدین بخاریؒ (730ھ) لکھتے ہیں:

"وَالصَّحِیْحُ عِنْدَنَا أَنَّ مَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهَا عَلَیْنَا مِنْ غَیْرِ إِنْکَارٍ أَوْ قَصَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَیْرِ إِنْکَارٍ فَإِنَّهُ یَلْزَمُنَا عَلٰی أَنَّهُ شَرِیْعَةُ رَسُوْلِنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ۔"

"ہمارے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو پچھلی شریعت کے احکام انکار کے بغیر ہمارے سامنے بیان فرمائے یا رسول اللہ ﷺ نے انکار کے بغیر بیان فرمائے، تو ہمارے اوپر اس حیثیت سے ان کی پیروی لازم ہے کہ وہ ہمارے رسول ﷺ کی شریعت ہے۔"

(کشف الاسرار شرح اصول البزدوی: باب شرائع من قبلنا، جلد 3 صفحہ 212)

آیت نمبر 5

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ یَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ اَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَهُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ۔اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡهِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔"

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے اور زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں، ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے، یا سولی پر چڑھا دیا جائے، یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا انہیں زمین سے دور کر دیا جائے۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے، اور آخرت میں ان کے لیے زبردست عذاب ہے۔ہاں وہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں جو تمہارے ان کو قابو میں لانے سے پہلے ہی توبہ کر لیں۔ ایسی صورت میں یہ جان رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔" (سورۃ المائدہ: آیت 33،34)

اس آیت کے ذیل میں تقریباً تمام مفسرین و محدثین نے ان لوگوں کا واقعہ لکھا ہے جو اسلام لائے تھے، مگر مدینہ منورہ کی آب و ہوا ان کو راس نہ آئی تو ان کی شکایت پر آنحضرت ﷺ نے ان کو صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ بھیج دیا، جہاں وہ ان کا دودھ وغیرہ پیتے رہے، جب وہ ٹھیک ہو گئے تو مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر کے صدقہ کے اونٹ بھگا لے گئے، جب مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کے سیدھے ہاتھ اور اُلٹے پاؤں کاٹ دیئے اور وہ حرہ میں ڈال دیئے گئے، پانی مانگتے رہے، مگر ان کو پانی تک نہ دیا، یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

یہ واقعہ صحیح احادیث میں بھی موجود ہے:

"أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ .أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ ,وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ ,وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ ,وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ

أَلْبَانِهَا، وَأَبْوَالِهَا. فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ، كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ: فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، وَأَمَرَ بِهِمْ، فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ۔"

" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے بارے میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہم مویشی والے ہیں ہم لوگ اہل مدینہ کی طرح کاشتکار نہیں ہیں۔ مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تھی، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ وہ لوگ چلے گئے لیکن حرہ کے نزدیک پہنچ کر وہ اسلام سے مرتد ہو گئے اور نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو لے کر بھاگ پڑے جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی دوڑائے پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی، ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے کنارے انہیں چھوڑ دیا گیا، وہ اسی حالت میں مر گئے۔"

(بخاری: حدیث نمبر 5727، باب من خرج من أرض لا تلايمه)

مرتد کی سزا از روئے احادیث مبارکہ

مرتد کی سزا کا بہت سی احادیث مبارکہ میں ذکر ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

حدیث نمبر 1

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔"

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔ جان کے بدلہ جان لینے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا۔"

(بخاری: حدیث نمبر 6878، باب قول اللہ تعالیٰ ان النفس بالنفس)

حدیث نمبر 2

"عَنْ عِكْرِمَةَ رضي الله عنه، أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔ وَلَمْ أَكُنْ لأُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔"

"حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کچھ ایسے لوگوں کو زندہ جلا دیا جو اسلام سے مرتد ہو گئے تھے، جب ابن عباسؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا: اگر (علیؓ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں قتل کرتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو اپنے دین (اسلام) کو بدل ڈالے اسے قتل کرو۔"

اور میں انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "اللہ کے عذاب خاص جیسا تم لوگ عذاب نہ دو۔" پھر اس بات کی خبر علیؓ کو ہوئی تو انہوں نے کہا: ابن عباسؓ نے سچ کہا۔"

(ترمذی: حدیث نمبر 1458، باب ماجاء فی المرتد)

امام ترمذی اس حدیث پر اپنا تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ، وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرْأَةِ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ: تُقْتَلُ، وَهُوَ قَوْلُ الأَوْزَاعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ۔ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: تُحْبَسُ وَلاَ تُقْتَلُ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ۔"

"یہ حدیث صحیح حسن ہے، مرتد کے سلسلے میں اہل علم کا یہی موقف ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ اور جب عورت اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے اسے قتل کیا جائے گا، اوزاعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے، اور اہل علم کی دوسری جماعت کہتی ہے: اسے قتل نہیں بلکہ قید کیا جائے گا (یعنی اگر توبہ کر لے تو فبہا، ورنہ زندگی بھر اسے جیل میں رکھا جائے) سفیان ثوری اور ان کے علاوہ بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔" (ترمذی: حدیث نمبر 1458، باب ماجاء فی المرتد)

حدیث نمبر 3

"فَسَارَ مُعَاذٌ رضی اللہ عنہ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ، وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ رضی اللہ عنہ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَيُّمَ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذَلِكَ، فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ۔"

"(حضرت معاذؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کے دو علاقوں کا گورنر بنا کر بھیجا تھا) ایک مرتبہ معاذؓ اپنے علاقہ میں اپنے ابو موسیٰؓ کے قریب پہنچ گئے اور اپنے خچر پر ان سے ملاقات کے لیے چلے۔ جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں۔ معاذؓ نے ان سے پوچھا: اے عبد اللہ بن قیس! یہ کیا واقعہ ہے؟ ابو موسیٰؓ نے بتلایا کہ یہ شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابو موسیٰؓ نے کہا کہ قتل کرنے ہی کے لیے اسے یہاں لایا گیا ہے۔ آپ اتر جائیں لیکن انہوں نے اب بھی یہی کہا کہ جب تک اسے قتل نہ کیا جائے گا میں نہ اتروں گا۔ آخر ابو موسیٰؓ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔"

(بخاری: حدیث نمبر 4342، باب بعث ابی موسی و معاذ الی الیمن)

حدیث نمبر 4

"عن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ۔"

حضرت زید بن اسلمؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اپنائے، اس کی گردن کاٹ دو۔"

(موطا امام مالک: حدیث نمبر 2726، باب القضاء فی من ارتد عن الاسلام، جلد 4 صفحہ 1065، طبع ابو ظبی 2004ء)

امام مالک اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"أَنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ، مِثْلُ الزَّنَادِقَةِ وَأَشْبَاهِهِمْ۔ فَإِنَّ أُولَئِكَ إِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ، قُتِلُوا وَلَمْ يُسْتَتَابُوا۔ لِأَنَّهُ لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهُمْ، وَأَنَّهُمْ كَانُوا يُسِرُّونَ الْكُفْرَ وَيُعْلِنُونَ الْإِسْلَامَ۔ فَلَا أَرَى أَنْ يُسْتَتَابَ هَؤُلَاءِ۔ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ قَوْلُهُمْ۔ وَأَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ، وَأَظْهَرَ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ يُسْتَتَابُ۔ فَإِنْ تَابَ، وَإِلَّا قُتِلَ وَذَلِكَ، لَوْ أَنَّ قَوْماً كَانُوا عَلَى ذَلِكَ، رَأَيْتُ أَنْ يُدْعَوْا إِلَى الْإِسْلَامِ وَيُسْتَتَابُوا، فَإِنْ تَابُوا قُبِلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ۔ وَإِنْ لَمْ يَتُوبُوا قُتِلُوا۔ وَلَمْ يَعْنِ بِذَلِكَ، فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْيَهُودِيَّةِ إِلَى النَّصْرَانِيَّةِ۔ وَلَا مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ۔ وَلَا مَنْ يُغَيِّرُ دِينَهُ مِنْ أَهْلِ الْأَدْيَانِ كُلِّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ۔ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ، وَأَظْهَرَ ذَلِكَ، فَذَلِكَ الَّذِي عُنِيَ۔"

"(یعنی امام مالک سے ارتداد کی تعریف میں منقول ہے کہ) کوئی شخص اسلام سے نکل کر کسی دوسرے مذہب میں داخل ہوجائے تو اس کی گردن کاٹ دی جائے، جیسے کوئی زندیق ہوجائے، ایسے لوگوں کے بارہ میں اصول یہ ہے کہ جب زندیق پر غلبہ وتسلط حاصل ہوجائے تو اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے، کیونکہ ان لوگوں کی سچی توبہ کا اندازہ نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ یہ لوگ کفر کو چھپاتے ہیں اور اسلام کا اظہار کرتے ہیں، پس میرا (امام

مالک کا) خیال یہ ہے کہ ان کے کفر کی بنا پر ان کو قتل کر دیا جائے، ہاں اگر کوئی اسلام سے نکل کر مرتد ہو جائے تو اس سے توبہ کرائی جائے، توبہ کر لے تو فبہا ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ حضور ﷺ کے ارشاد: "**من بدل دینه فاقتلوه**" کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اختیار کر لے وہ مرتد ہے، لہٰذا وہ شخص مرتد نہیں کہلائے گا جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر تھا، اور اس نے اپنا وہ مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا دین و مذہب اختیار کر لیا، لہٰذا نہ تو اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ ہی اس کو قتل کیا جائے گا، مثلاً: اگر کوئی یہودی، نصرانی بن جائے یا کوئی نصرانی، مجوسی بن جائے، خواہ وہ ذمی ہی کیوں نہ ہو، نہ تو اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ ہی اس کو قتل کیا جائے گا۔"

(موطا امام مالک: باب القضاء فی من ارتد عنہ الاسلام، جلد 4 صفحہ 1065، طبع ابو ظبی 2004ء)

مرتد کی سزا از روئے فقہ اربعہ

حوالہ نمبر 1

فقہ حنفی کی مشہور کتاب "ہدایہ" میں ہے:

"واذا ارتد المسلم عن الاسلام والعیاذ بالله عرض علیه الأسلام فان کانت له شبهة کشفت عنه۔۔۔ویحبس ثلاثة ایام فان اسلم والا قتل۔"

"اور جب کوئی مسلمان نعوذ باللہ! اسلام سے پھر جائے تو اس پر اسلام پیش کیا جائے، اس کو کوئی شبہ ہو تو دور کیا جائے۔۔۔ اس کو تین دن تک قید رکھا جائے، اگر اسلام کی طرف لوٹ آئے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔"

(ہدایہ: باب احکام المرتدین، جلد 2 صفحہ 406، طبع بیروت)

حوالہ نمبر 2

فقہ شافعی کی شہرہ آفاق کتاب "المجموع شرح المہذب" میں ہے:

"اذا ارتد الرجل وجب قتله،سواء كان حرا اوعبدا۔۔۔وقد انعقد الاجماع على قتل المرتد۔"

"اور جب آدمی مرتد ہو جائے تو اس کا قتل واجب ہے، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام۔۔۔ اور قتلِ مرتد پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔" (المجموع شرح المھذب: باب قتل المرتد، جلد 19 صفحہ 228، طبع دار الفکر)

حوالہ نمبر 3

فقہ حنبلی کی کتاب المغنی میں ہے:

"وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى وُجُوبِ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ۔وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَمُعَاذٍ، وَأَبِي مُوسَى، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَخَالِدٍ رضی اللہ عنہم، وَغَيْرِهِمْ، وَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ، فَكَانَ إجْمَاعًا۔"

"قتل مرتد کے واجب ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے، یہ حکم حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، معاذ، ابو موسیٰ، ابن عباس، خالد اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور اس کا کسی صحابی نے انکار نہیں کیا، اس لئے یہ اجماع ہے۔"

(المغنی: جلد 9 صفحہ 3، طبع قاھرہ)

حوالہ نمبر 4

فقہ مالکی کے عظیم محقق ابن رشد مالکی کی مشہور زمانہ کتاب "بدایۃ المجتہد" میں ہے:

"وَالْمُرْتَدُّ إِذَا ظُفِرَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يُحَارِبَ فَاتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ يُقْتَلُ الرَّجُلُ: لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ"

"اور مرتد جب لڑائی سے قبل پکڑا جائے تو تمام علمائے امت اس پر متفق ہیں کہ مرتد کو قتل کیا جائے گا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"جو شخص اپنا مذہب بدل کر مرتد ہو جائے، اس کو قتل کر دو۔"

(بدایۃ المجتہد: باب فی حکم المرتد، جلد 4 صفحہ 242، طبع قاھرۃ 2004ء)

زندیق

زندیق وہ ہوتا ہے جس کا مذہب تو اسلام نہیں لیکن وہ اپنے مذہب کو اسلام کہے۔ یعنی زندیق ایسے شخص کو کہتے ہیں جو ہو سکتا ہے کہ ظاہراً کلمہ بھی پڑھے اور عبادات بھی کرے لیکن اس کے عقائد میں کوئی ایسی بات شامل ہو جو اسلام میں تو نہیں لیکن وہ شخص اس کو اسلام کہے۔ جیسے اسلام میں شراب حرام ہے تو اگر کوئی شخص اسلام کا دعویدار ہو اور وہ کہے کہ شراب اسلام میں حلال ہے۔ تو ایسا شخص زندیق کہلائے گا۔

موجودہ دور کے زندیق مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار تمام قادیانی ہیں۔ کیونکہ تمام قادیانی عقیدہ ختم نبوت ﷺ اور رفع ونزول سیدنا عیسیٰ کا انکار کرتے ہیں اور اپنے مذہب کو اسلام بھی کہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے تو عقیدہ ختم نبوت ﷺ کو بھی بیان کیا ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کے رفع ونزول کو بھی بیان کیا ہے۔

زندیق کا حکم

اسلامی حکومت کا کام ہے کہ زندیق کو فوراً گرفتار کرے۔ اگر زندیق گرفتاری سے قبل توبہ کرلے تو اس کی توبہ قابل قبول ہے۔ لیکن اگر وہ گرفتاری کے بعد توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کیا جائے گا۔

زندیق کے ساتھ کسی قسم کی تجارت کرنا یا تعلقات رکھنا جائز نہیں۔

جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامیؒ (1252ھ) لکھتے ہیں:

"مَطْلَبُ الزِّنْدِيقُ إِذَا أُخِذَ قَبْلَ التَّوْبَةِ يُقْتَلُ وَلَا تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ [تَنْبِيهٌ] قَالَ فِي الْفَتْحِ قَالُوا لَوْ جَاءَ زِنْدِيقٌ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ فَأَخْبَرَ بِأَنَّهُ زِنْدِيقٌ وَتَابَ تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ. فَإِنْ أُخِذَ ثُمَّ تَابَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ وَيُقْتَلُ لِأَنَّهُمْ بَاطِنِيَّةٌ يَعْتَقِدُونَ فِي الْبَاطِنِ خِلَافَ ذَلِكَ فَيُقْتَلُ وَلَا تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ۔ وَسَيَأْتِي فِي بَابِ الْمُرْتَدِّ أَنَّ هَذَا التَّفْصِيلَ هُوَ الْمُفْتَى بِهِ۔"

"زندیق جب وہ توبہ سے پہلے پکڑا جائے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ اور اس سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔

علامہ شامیؒ نے فتح کے اندر فرمایا ہے۔ اگر زندیق پکڑے جانے سے پہلے آجائے پھر اس بات کی خبر ہو جائے کہ وہ زندیق ہے۔ اور توبہ کرلے تو اس کی توبہ کو قبول کیا جائے گا۔ پس اگر وہ پکڑا جائے پھر توبہ کرے تو اس کی توبہ کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور اسے قتل کیا جائے گا۔ اس وجہ سے کہ باطنی طور پر اس کا عقیدہ فاسد ہے۔ اس کے برخلاف (یعنی جو پکڑے جانے سے پہلے توبہ کرلے) قتل کیا جائے گا اور اس سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔"

(ردالمحتار علی الدر المختار: جلد 4 صفحہ 199، طبع دار الفکر بیروت 1992ء)

زندیق از روئے احادیث

حدیث نمبر 1

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ. قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ. لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ. يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔"

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کے صرف لفظ پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیئے جائیں گے جس طرح تیر شکاری جانور میں سے پار نکل جاتا ہے، وہ اہل اسلام کو (کافر کہہ کر) قتل کریں اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کا دور پایا تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر دوں گا۔"

(بخاری: حدیث نمبر 7432، باب قول اللہ تعالیٰ: تعرج الملائکۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلمہ گو بظاہر مسلمان بھی اگر ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرے تو اسلام سے نکل جاتا ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں ایسے شخص کو زندیق کہا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 2

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مَسْخٌ، أَلَا وَذَاكَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ وَالزِّنْدِيقِيَّةِ۔"

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"(آئندہ زمانے میں) اس امت کے اندر بھی مسخ ہو گا۔(یعنی انسانوں کی صورتیں بدل کر جانور بنادی جائیں گی) ہوشیار رہنا یہ مسخ تقدیر کے منکروں اور زندیقوں کے لئے ہو گا۔"

(مسند احمد: حدیث نمبر 5867، مسند عبد اللہ بن عمرؓ) (الخصائص الکبری: جلد 2 صفحہ 252)

اس حدیث میں زندیقوں کو بھی تقدیر کے منکروں کے ساتھ شامل کیا گیا ہے کہ جس طرح تقدیر کے منکر مسلمان نہیں رہتے اسی طرح ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کر کے زندیق بننے والے بھی مسلمان نہیں۔

حدیث نمبر 3

امام طبرانیؒ (360ھ) لکھتے ہیں:

"رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَكْفُرُونَ بِاللهِ وَبِالْقُرْآنِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ كَمَا كَفَرَتِ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ ذَاكَ؟، قَالَ: يُقِرُّونَ بِبَعْضِ الْقَدَرِ وَيَكْفُرُونَ بِبَعْضِهِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: الْخَيْرُ مِنَ اللهِ وَالشَّرُّ مِنْ إِبْلِيسَ، فَيُقِرُّونَ عَلَى ذَلِكَ كِتَابَ اللهِ وَيَكْفُرُونَ بِالْقُرْآنِ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ، فَمَا يَلْقَى أُمَّتِي مِنْهُمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ وَالْجِدَالِ أُولَئِكَ زَنَادِقَةُ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي زَمَانِهِمْ يَكُونُ ظُلْمُ السُّلْطَانِ، فَيَنَالُهُمْ مِنْ ظُلْمٍ وَحَيْفٍ وَأَثَرَةٍ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعُونًا فَيُفْنِي عَامَّتَهُمْ، ثُمَّ يَكُونُ الْخَسْفُ فَمَا أَقَلَّ مَا يَنْجُو مِنْهُمْ، الْمُؤْمِنُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ فَرَحُهُ، شَدِيدٌ غَمُّهُ، ثُمَّ يَكُونُ الْمَسْخُ

فَيَمْسَخُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَامَّةَ أُولَئِكَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ. ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ قَرِيبًا. ثُمَّ بَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَكَيْنَا لِبُكَائِهِ. قُلْنَا: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمُ الْأَشْقِيَاءِ. لِأَنَّ فِيهِمُ الْمُتَعَبِّدَ، وَمِنْهُمُ الْمُجْتَهِدَ، مَعَ أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَوَّلِ مَنْ سَبَقَ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ، وَضَاقَ بِحَمْلِهِ ذَرْعًا. إِنَّ عَامَّةَ مَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِالتَّكْذِيبِ بِالْقَدَرِ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقُلْ لِي كَيْفَ الْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ؟ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا يَمْلِكُ مَعَهُ أَحَدٌ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَتُؤْمِنُ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَتَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُمَا قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ. ثُمَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فَجَعَلَهُمْ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ لِلْجَنَّةِ، وَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ لِلنَّارِ. عَدْلًا ذَلِكَ مِنْهُ، وَكُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا فُرِغَ لَهُ وَهُوَ صَائِرٌ إِلَى مَا فُرِغَ مِنْهُ قُلْتُ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں ایک قوم ایسی بھی ہوگی جو خدا اور قرآن کی منکر اور کافر ہو جائے گی۔ اور ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔ (کہ ہم کافر ہو گئے) جیسے یہودی اور نصرانی کافر ہو گئے۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جو تقدیر کے ایک جزو کا اقرار کریں گے اور ایک جزو کا انکار کریں گے۔ یہ کہیں گے کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر شیطان کی جانب سے ہے۔ (یعنی ان کا عقیدہ یہ ہو گا کہ خیر کا خالق اللہ اور شر کا خالق شیطان ہے) اپنے اس عقیدے کے ثبوت میں وہ قرآن مجید کی آیات پڑھیں گے۔ چنانچہ یہ لوگ قرآن پر ایمان لانے اور علم و معرفت حاصل کرنے کے بعد محض اس عقیدے کی وجہ سے کافر ہو جائیں گے۔ میری امت (یعنی مسلمانوں) کو ان لوگوں سے کس قدر جنگ و جدل اور بغض و عناد کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ لوگ اس امت کے زندیق ہیں۔ ان کے عہد میں حکمرانوں کا ظلم و ستم حد سے بڑھ جائے گا۔ ایسے ظلم اور ایسی حق تلفی سے اللہ کی پناہ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ایسا طاعون بھیجیں گے جو ان میں سے اکثر لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ اس کے بعد خسف ہو گا۔ (یعنی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے) تو شاید ہی ان میں سے کوئی زندہ بچے۔ ان دنوں میں اہل

ایمان کے لئے خوشی اور مسرت ختم اور غم والم حد سے زیادہ ہو گا۔ اس کے بعد مسخ ہو گا تو اللہ تعالیٰ ان میں سے باقی تمام لوگوں کو بندر اور خنزیر بنادے گا۔ پھر اس کے بعد دجال کا ظہور ہو گا۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی: حدیث نمبر 4270، جلد 4 صفحہ 245، طبع قاھرہ)

(کنز العمال: حدیث نمبر 38828، باب خروج الدجال)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندیق کافر ہیں۔

حدیث نمبر 4

"عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِقَوْمٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ الزَّنَادِقَةِ وَمَعَهُمْ كُتُبٌ، فَأَمَرَ بِنَارٍ فَأُجِّجَتْ ثُمَّ أَحْرَقَهُمْ وَكُتُبَهُمْ۔"

حضرت عکرمہ سے روایت ہے:

"سیدنا علیؓ کے پاس زندیق لوگوں کو لایا گیا، ان کے پاس ان کی کتابیں بھی تھیں، سیدنا علیؓ نے پہلے آگ جلانے کا حکم دیا، پس آگ بھڑکائی گئی، پھر انھوں نے ان زندیقوں اور ان کی کتابوں کو جلادیا۔"

(مسند احمد: حدیث نمبر 2551، مسند عبد اللہ بن عباسؓ)

حدیث نمبر 5

"عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ فَكَتَبَ مُحَمَّدُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ عَنْ زَنَادِقَةٍ مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُدْعَى لِلْإِسْلَامِ: فَكَتَبَ عَلِيٌّ وَأَمَرَ بِالزَّنَادِقَةِ أَنْ يَقْتُلَ مَنْ يُدْعَى لِلْإِسْلَامِ، وَيُتْرَكُ سَائِرُهُمْ يَعْبُدُونَ مَا شَاءُوا۔"

حضرت مخارق فرماتے ہیں:

"حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکر کو مصر والوں پر امیر بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے حضرت علیؓ سے خط لکھ کر زنادقہ کے بارے میں سوال کیا۔ جن میں سے کچھ سورج اور چاند کی پوجا کرتے تھے۔ اور ان میں سے کچھ ان کے علاوہ چیزوں کی پرستش کرتے تھے اور کچھ اسلام کا دعویٰ کرتے تھے۔ حضرت علیؓ نے ان کو خط میں زنادقہ کے بارے میں حکم دیا کہ ان میں سے جو

اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ان کو قتل کر دو۔ باقی سب کو چھوڑ دو وہ جس کی چاہیں عبادت کریں۔" (مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث نمبر 33410، باب فی الزنادقہ ماحد ھم؟)

حدیث نمبر 6

علامہ ابنِ تیمیہؒ (728ھ) "الصارم المسلول" میں لکھتے ہیں:

"و روي عن أبي إدريس قال: أتي علي برجل قد تنصر فاستتابه فأبى أن يتوب فقتله۔ و أتي برهط يصلون القبلة و هم زنادقة و قد قامت عليهم بذلك الشهود العدول فجحدوا و قالوا: "ليس لنا دين إلا الإسلام" فقتلهم و لم يستتبهم ثم قال: أتدرون لم استتبت هذا النصراني؟ استتبته: لأنه أظهر دينه. و أما الزنادقة الذين قامت عليهم البينة و جحدوني فإنما قتلتهم لأنهم جحدوا و قامت عليهم البينة۔"

ابو ادریس سے منقول ہے:

حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو نصرانی بن گیا تھا، آپ نے ان سے توبہ کرنے کو کہا، اس نے انکار کیا پس آپ نے اسے قتل کر ڈالا۔ اور آپ کے پاس کچھ ایسے لوگوں کو لایا گیا جو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے حالانکہ وہ زنادقہ تھے اور ان کے زندیق ہونے پر عادل گواہ موجود تھے، لیکن انہوں نے زندیق ہونے کا انکار کیا اور کہا کہ ہمارا دین اسلام ہی ہے، پس حضرت علیؓ نے ان کو قتل کر دیا اور ان سے توبہ کرنے کو نہیں فرمایا۔ پھر آپؓ نے فرمایا:

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اس نصرانی سے کیوں توبہ کرنے کو کہا؟ (پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ) میں نے اس سے اس لیے توبہ کرنے کو کہا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کیا، جہاں تک زنادقہ کا تعلق ہے جن کے خلاف بینہ قائم ہو گیا تھا اور انہوں نے میرے سامنے (زندیق ہونے سے) انکار کیا تو میں نے ان کو اس لیے قتل کیا کہ انہوں نے انکار کیا اور ان پر بینہ قائم ہو گیا۔"

(الصارم المسلول (ابن تیمیہ): جلد 1 صفحہ 360، المسألۃ الثالثۃ: انہ یقتل ولا یستتاب)

حضرت علیؓ کے اس بیان پر علامہ ابنِ تیمیہؒ تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"فهذا من أمير المؤمنين عليٍّ بيان أن كل زنديق كتم زندقته و جحدها حتى قامت عليه البينة قتل و لم يستتب۔ و أن النبي ﷺ لم يقتل من جحد زندقته من المنافقين لعدم قيام البينة۔"

"یہ امیر المومنین علیؓ کی طرف سے اس بات کا بیان ہے کہ ہر وہ زندیق جو اپنے زندقہ کو چھپائے اور اس سے انکار کرے یہاں تک کہ اس کے خلاف گواہی آجائے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں طلب کی جائے گی۔ اور حضور ﷺ نے ان منافقین کو جنہوں نے اپنا زندقہ چھپایا تھا، اس لیے قتل نہیں کیا کہ ان کے خلاف بینہ قائم نہیں ہوئی تھی۔" (الصارم المسلول (ابن تیمیہ): جلد 1 صفحہ 360، المسألة الثالثة: انہ یقتل ولا یستتاب، طبع سعودیہ)

مندرجہ بالا احادیث اور حضرت علیؓ کے اس عمل سے زندیقوں کی سزا متعین ہوتی ہے۔ زندیق کی سزا قتل ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ زندیق جب کسی ضرورت دین کا انکار کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے جیسا کہ دلائل مرتد کے حوالہ جات میں گزر چکے ہیں۔ زندیق کا دوسرا جرم یہ ہے کہ وہ باوجود کافر ہونے کے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے۔

اہم بات

مرتد اور زندیق کی مذکورہ سزا کے اجرا کا حق ہر فرد کو حاصل نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف حکومتِ وقت کو حاصل ہے۔

قادیانیوں کا حکم

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے تمام قادیانی، چاہے وہ اپنے آپ کو احمدی اور لاہوری کہیں وہ تمام قادیانی خارج از اسلام، کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ جو پہلے مسلمان ہو پھر قادیانی بنے تو ایسا شخص مرتد کہلائے گا اور اگر پیدائشی قادیانی ہے تو ایسا شخص زندیق کہلاتا ہے۔ کیونکہ تمام قادیانی باوجود کافر ہونے کے اپنے آپ کو مسلمان اور اپنے مذہب کو اسلام کہتے ہیں۔

قادیانیوں سے معاملات کا حکم دیگر کفار سے مختلف ہے کیونکہ یہ مرتد اور زندیق ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، ان کی امداد کرنا یا تجارت کرنا جائز نہیں۔ ورنہ تعلقات رکھنے والے یا تجارت کرنے والے بھی قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے مجرم ہیں۔

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ

جیسا کہ ہمیں قادیانیوں کا حکم معلوم ہوا کہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں اور ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا یا تجارت وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کم از کم قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے۔ ذیل میں چند قادیانی مصنوعات کی لسٹ دی جارہی ہے قادیانیوں کی ان مصنوعات کا خود بھی بائیکاٹ کریں اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں کہ وہ یہ قادیانی مصنوعات استعمال نہ کریں۔

قادیانی مصنوعات

(1) شیزان (Shezan) کمپنی کے جوس، کیچپ، اچار، چٹنی، جام، ثمر قند شربت اور شیزان کی تمام پراڈکٹس

(2) ذائقہ (Zaiqa) گھی اور کوکنگ آئل

(3) مشموم (Mashmoom) آئل

(4) شاہ تاج (ShahTaj) شوگر مل کی چینی

(5) کنگ (King) کوکنگ آئل اور بناسپتی

(6) سنگم (Singham) دودھ

(7) وورٹیکس (Vortex) اسٹیبلائزر

(8) یونیورسل (Universal) اسٹیبلائزر

(9) کوکنگ آئل Canolive

(10) پرل (Pearl) بناسپتی

(11) بیٹا (Beta) پائپ

(12) ماسٹر (Master) بلیڈ

(13) شان (Shan) آٹا

(14) سونی (Sony) سائیکل

(15) قائداعظم (Qaid Azam) لاء کالج (لاہور)

(16) سپیڈ (Speed) انرجی ڈرنک

(17) ماسٹر (Master) ٹیکسٹائل ملز

(18) نیٹس (Nets) کالج

(19) تھرمو (Thermo) پلاسٹک

(20) ٹربو (Turbu) پلاسٹک

(21) سابقہ Ocs کوریئر سروس موجودہ M&P کوریئر کورس

(22) کلفٹن (Clifton) شوز

(23) کمبائنڈ (Combined) ٹیکسٹائل

(24) رومی (Romi) ٹریولز

(25) شاہ نواز (ShahNawaz) ٹیکسٹائل ملز

(26) راجہ (Raja) سوپ

(27) پنجاب آئل ملز

قادیانی ادویات

(1) کیوریٹیو (Curative) ہومیو کمپنی

(2) لیکسو(Lexo)ہومیو کمپنی

(3) ہومیو کمپنی(F.b)

(4) وارسن(Warson) ہومیو کمپنی

(5) مطب حمید (گوجرانوالہ)

(6) خورشید یونانی دواخانہ

(7) دواخانہ حکیم نظام جان

اللهم صل على محمد وآل محمد

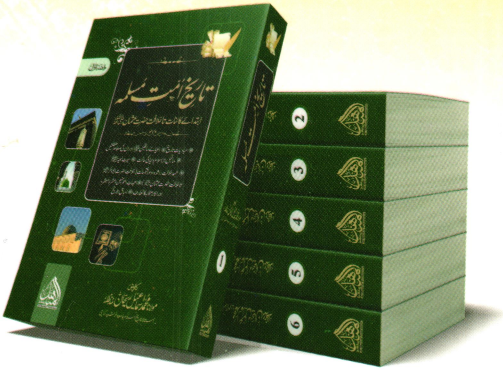

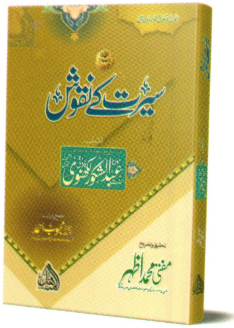

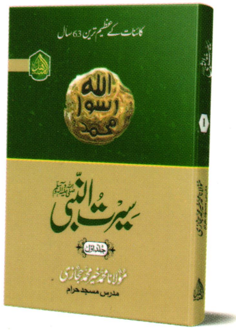

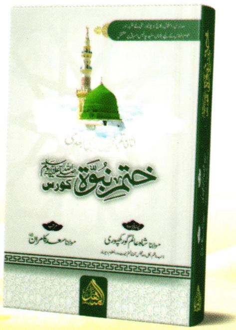

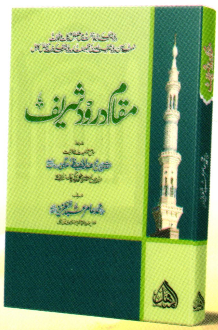

77036

بلاک A-1، گلستانِ جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
0321-3135009 | 0321-2000870
almanhalpublisher@gmail.com
almanhalpublisher@hotmail.com
www.almanhalpublisher.com